عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد ۵
انٹرنیشنل
شمارہ ۱۹

کوپن ہیگن میں
پہلی تاریخی ختم نبوت
کانفرنس

قادیان کی
جھوٹی نبوت
کا طول وعرض

ایک قادیانی
کا غلاظت نامہ
اور اسکا جواب

بیرون ملک ملازمت کا
بھانسہ دے کر
رقم اینٹھنے والے
ادارے کا انکشاف

روس کو پاکستان
میں تخریب کاریں
کی ضرورت؟

اس کو شیطان نے جکڑ لیا - ایک عجیب واقعہ

پڑھتا جا شرماتا جا

چوھدری ظفرو قادیانی کا اصل روپ

عزم بالجزم

گردنِ طاغوت و باطل کو جھکایا جائے گا | خواجۂ کونین کا ڈنکا بجایا جائے گا
ہم کسی فرعون کی طاقت سے ڈر سکتے نہیں | ناچ نگنی کا حریفوں کو نچایا جائے گا
کر رہے ہیں اہلِ ربوہ سازشوں پہ سازشیں | اب انہیں اسلام کے در پر جھکایا جائے گا
قرنِ اول کی روایت کا پھر اہتمام کر | ارضِ پاکستان کو جنّت بنایا جائے گا
ہم کسی بھی دشمنِ اسلام کے ساتھی نہیں | ہم جو کہتے ہیں وہ کر کے بھی دکھایا جائے گا
رنگ لائے گا یقیناً شیوۂ صبر و صف | جبر و استبداد کا مینار ڈھایا جائے گا
سیدِ لولاکؐ پر قربان ہونے کے لئے | منبر و محراب کو بھی آزمایا جائے گا
خونِ دل سے میں نے لکھی ہے یہ نظمِ دلکشا | یہ ترانہ دار کے تختے پہ گایا جائے گا

اس وطن میں نشأۃِ اسلام کی تحریک کو
اب بہرِ عنوان لے شورش اُٹھایا جائے گا

شورش کاشمیری

ہفت روزہ
ختم نبوت
کراچی

جلد نمبر ۵ | ۱۱ تا ۱۷ صفر المظفر ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۷ تا ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۶ء | شمارہ نمبر ۱۹

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۹۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز — ۴۲۵ روپے
افریقہ — ۳۷۵ روپے
یورپ — ۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا — ۳۷۵ روپے
جاپان۔ ملائشیا — ۳۷۵ روپے
سنگاپور — ۳۷۵ روپے
چاینا — ۳۷۵ روپے
فی جی۔ نیوزی لینڈ — ۳۷۵ روپے
آسٹریلیا — روپے
خلیجی ممالک — روپے

سرپرستانِ ختمِ نبوت

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کنیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرونِ ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالروف
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاول پور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلور کوٹ — حافظ غلام مصطفٰے قاسمی
ربوہ — شبیر احمد عثمانی
راولپنڈی — عبدالخالق علوی
پشاور — مولانا نور الحق نور
لاہور — طاہر رزاق
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودہا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرونِ ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ —
دوبئی — قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا — ہدایت اللہ
بارباڈوس — اسماعیل قاضی
کینیڈا — آفتاب احمد،
ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا
برطانیہ — محمد اقبال،
اسپین — راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک — محمد ادریس
ناروے — غلام رسول
افریقہ — محمد زبیر افریقی
ماریشش — محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش — محی الدین خان

قائد ملت اسلامیہ اور قائد تحریک ختم نبوت
امیر مرکزیہ عالمی مجلس حضرت مولانا خان محمد صاحب کا دورۂ مردان

رپورٹ: مولانا نورالحق نور

حضرت امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مخدوم المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالی حرمین شریفین سے واپسی کے بعد مردان کے غیور مسلمانوں کو ان جرأت اور شجاعت و جوانمردی پر خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ایک روزہ دورہ پر مردان تشریف لائے۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے قریب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سراجیہ کے خدام، عالمی مجلس کے ذمہ دار حضرات نے مولانا نورالحق نور کی قیادت میں امیر مرکزیہ کا استقبال کیا۔ آپ اکوڑہ خٹک میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی عیادت کے لیے ان کی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے حضرت امیر مرکزیہ کو اپنی خصوصی دعاؤں سے نوازتے ہوئے آپ کی پیشانی کو بوسہ دیتے ہوئے فرمایا کہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں آپ کی قیادت میں مسلمانوں کی مسلسل جدوجہد نے مرزائیت کا سر کچل کر رکھ دیا ہے۔ اور انشاءاللہ وہ دن بہت قریب ہیں کہ پاکستان کی سرزمین سے مرزائیت کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ آپ سے رخصت لے کر آپ مردان کے لیے روانہ ہوئے۔ نوشہرہ کے قریب مردان کے علماء کرام اور نوجوان، مولانا غازی محمد یونس، حافظ حسین احمد کی قیادت میں آپ کے استقبال کی خاطر موجود تھے۔ حضرت کی آمد پر فضا تکبیر کے نعروں سے گونج اٹھی۔ یہاں سے حضرت امیر محترم موٹر سائیکلوں اور موٹروں کے جلوس میں مردان کی جانب روانہ ہوئے۔ راستہ میں جگہ جگہ فضا نعرہ تکبیر اور ختم نبوت سے گونج اٹھی، مردان کالج چوک کے قریب ایک جم غفیر حضرت اقدس کے استقبال کے لیے موجود تھا۔ آپ کی قیادت میں یہاں سے جلوس جامع مسجد جگٹ گنج کی جانب روانہ ہوا۔ سارے راستہ میں مسلمان اپنے دلی جذبات کے اظہار کے لیے نعرے لگاتے رہے۔ جگٹ گنج کے بازار میں عوام کے جذبات قابل دید تھے۔ حضرت اقدس کی موجودگی میں جلسے کی کارروائی قرآن کریم کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ جناب محمد ناصر جمیل نے حضرت اقدس مدظلہ کو خوش آمدید کہتے ہوئے اعلان کیا کہ حضرت کے ایک ادنیٰ اشارے پر ہم نوجوانان جگٹ گنج ختم نبوت کی حفاظت کی خاطر اپنی جان، اپنا مال اور اپنی آن قربان کر دیں گے۔ اس اجلاس میں حافظ حسین احمد، مولانا فضل حق، مولانا سید امام شاہ نے بھی خطاب کیا۔ حضرت اقدس نے مردان کے جوانوں کے اصرار پر اظہار خیال فرماتے ہوئے کہا کہ حرمین شریفین سے واپسی پر مولانا عزیز الرحمان جالندھری ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ملتان میں مردان کے واقعات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ مردان کے لیے وقت دیا جائے۔ میں نے اسی وقت کہا کہ مردان والے جب بھی حکم دیں میں اسی دن اسی وقت تمام مصروفیات معطل کر کے مردان پہنچ جاؤں گا۔ عزیزی مولوی نورالحق نور جو ہماری مجلس شوریٰ کے مرکزی رکن ہیں۔ انہوں نے آج کی تاریخ کا تعین کر کے مرکز کو مطلع کیا۔ آج میں دل کی گہرائیوں کے ساتھ مردان کے غیرت مند مسلمانوں کو سلام کرنے آیا ہوں اور انہیں اس جرأت مندانہ اقدام پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس سلسلہ میں مکمل اور غیر مشروط تعاون کے لیے ہر وقت تیار ہے۔ اس کے بعد دعا فرمائی، بعد میں مرزائیوں کی منہدم عمارت کو دیکھنے تشریف لے گئے۔ آپ نے مرزائیوں کو دیکھ کر فرمایا جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

نماز ظہر کے بعد مدرسہ تحفیظ القرآن کے مہتمم کی دعوت پر مدرسہ تشریف لے گئے احباب مہتمم مدرسہ کی طرف سے استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ نماز عصر کے بعد نوجوانوں نے حضرت سے بیعت کی۔ بعد ازاں حضرت خانقاہ سراجیہ تشریف روانہ ہوئے۔

جناب شارق انبالوی کیلئے دعائے صحت کی اپیل

ضلع اٹک کے مشہور شاعر جناب شارق انبالوی عرصہ تین ماہ سے علیل ہیں۔ ان کے نام سے قارئین ختم نبوت آگاہ ہیں۔ ان کی نعتیں ہفت روزہ ختم نبوت میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ قارئین سے ان کے لیے دعائے صحت کی اپیل ہے

(حافظ خلیل احمد، [illegible])

عالمی وفد ختم نبوت نے سویڈن اور ناروے کا دورہ مکمل کر لیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد لندن کی عالمی ختم نبوت کانفرنس کے بعد دوسرے ملکوں کے دورے پر روانہ ہوا۔ کینیڈا کے دورے کے بعد وفد سویڈن اور ناروے کے دورے پر چلا گیا۔ گذشتہ ہفتے وفد نے ناروے کے دارالحکومت اوسلو اور سویڈن کے دو شہروں مالمو اور گوٹن برگ کا دورہ انتہائی کامیاب کیا۔ مختلف اجتماعات میں فاتح ربوہ مولانا اللہ وسایا اور مدیر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا کی معرکۃ الآراء تقریریں ہوئیں۔ ہر دو حضرات نے قادیانیوں کے پاکستان اور مسلمانان پاکستان کے خلاف کیے گئے پروپیگنڈے کا منہ توڑ جواب دیا اور قادیانیوں کے گمراہ کن عقائد کو طشت از بام کیا۔ وہاں کے عوام قادیانیوں کے گمراہ کن عقائد ان کی اپنی کتابوں میں دیکھ کر حیران ہوئے۔ ہر جگہ کے عوام نے بتایا کہ قادیانی جو عقائد یہاں اپنے اصل عقائد پر پردہ ڈال کر کچھ اور بتاتے ہیں۔ اصل حقیقت ہم پر اب ظاہر ہوئی۔ وفد کے ارکان کامیاب دورے کے بعد واپس ڈنمارک پہنچ گئے ہیں۔

سویڈن میں ایک قادیانی کو گولی مار کر مرزا قادیانی بنا دیا

گولی لگنے سے اس کی ایک آنکھ گل ہو گئی، وہ پوسٹ آفس میں ملازم تھا

گزشتہ ہفتے سویڈن کے شہر مالمو میں ایک قادیانی کو مقامی پوسٹ آفس میں ملازمت کرتا ہے۔ وہاں کے لوگوں نے (مسلمانوں نے نہیں) گولی مار کر مرزا قادیانی بنا دیا۔ تفصیلات کے مطابق گولی اس کی آنکھ میں لگی جس سے وہ شدید زخمی ہو گیا۔ اس کی ایک آنکھ بالکل ضائع ہو چکی ہے۔ اگرچہ وہ شدید زخمی حالت میں زیر علاج ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے پاس سوئے جہنم روانہ ہوتا ہے۔ یا بچ جانے کی صورت میں مرزا قادیانی کی طرح نبی، مسیح یا مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ کیونکہ وہ قادیانی کا آنکھ شریک بھائی ہو چکا ہے۔ اور یہی قادیانی کی جھوٹی نبوت کی بڑی پہچان ہے۔

ڈی سی اور اے سی لیہ کو معطل کیا جائے۔ علماء کا مطالبہ

لیہ (نمائندہ ختم نبوت) متعدد مذہبی راہنماؤں قاری کفایت اللہ خطیب مسجد فاروقیہ لیہ، مولانا عبدالصمد آزاد، قاری منور حسین شاہ اور چوہدری عبدالکریم گجر نیز مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے لیہ میں ہونے والے ہنگاموں کی ذمہ داری ڈپٹی کمشنر لیہ، اسسٹنٹ کمشنر اور چیئرمین بلدیہ لیہ پر ڈالی ہے جن کی شہ پر ہنگامہ ہوا انہوں نے ایک رپورٹ کا انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ لیہ میں تصادم سے قبل ڈپٹی مجسٹریٹ نے ایک رپورٹ ڈپٹی کمشنر کو بھیجی تھی جس میں کہا گیا ہے کہ معاہدہ کی خلاف ورزی ہو رہی ہے جس سے امن و امان کو خطرہ لاحق ہے لیکن ڈپٹی کمشنر نے اسے نظر انداز کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم دو فرقہ پرست افسروں کو معطل کر کے لیہ کے عوام کو مطمئن کیا جائے

فسادات پر تشویش کا اظہار

ابوظہبی (مبلغ تحفظ ناموس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) ابو عبداللہ محمد ساجد اعوان، حاجی عبدالرشید جھنگوی، حاجی نقیر محمد بارا چنار، حاجی مرزا ولایت حسین، حاجی محمد شعیب، حاجی محمد یوسف، جناب ظفر علی، جناب محمد رفیق، حاجی لال ڈار، حاجی محمد یونس خان، حاجی مختار احمد کاشمیری، جناب انور شاہ و دیگر جملہ احباب نے وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان میں حالیہ محرم الحرام میں ہنگاموں پر انتہائی تشویش کیا ہے۔

ٹیلا سرگودھا میں جلسہ شہادت

(بھاگٹانوالہ) جامع مسجد حنفیہ ٹیلا ضلع سرگودھا میں شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و شہدائے اہل بیت رضی اللہ عنہم کے عنوان سے ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا محمد عبدالخالق صاحب صدیقی، مولانا ضیاء الحق، قاری احمد علی ندیم اور مولانا محمد عطاء اللہ صاحب بندیالوی نے خطاب فرمایا۔

عالمی ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر مبارکباد

کروڑ لعل عیسن (نمائندہ ختم نبوت) تنظیم اہلسنت پاکستان کے صدر المبلغین اور جامعہ فاروقیہ کروڑ کے مہتمم مولانا حافظ خدا بخش، مولانا محمد سرور سرگانی نے لندن میں ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین برطانیہ کے علمائے کرام اور وہاں کے مسلمانوں کو دلی مبارکباد پیش کی ہے۔ نیز انہوں نے حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا کہ مولانا محمد اسلم قریشی اغوا کیس فوراً حل کیا جائے اور اس کیس کے اصل کردار مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعے فوراً گرفتار کیا جائے۔

قاری سعید احمد پر قاتلانہ حملہ کی مذمت

ننکانہ (نمائندہ خصوصی) مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے ایک اجلاس میں خوشاب کے مجاہد ختم نبوت قاری سعید احمد پر قادیانیوں کی طرف سے قاتلانہ حملہ کی پرزور مذمت کی گئی اجلاس سے مجلس ہذا کے خازن محمد اکرم ناز نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیوں نے جب بھی غنڈہ گردی اور شر انگیزی پھیلائی ہے انہیں منہ کی کھانی پڑی ہے انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے ۱۹۷۴ء میں غنڈہ گردی کا مظاہرہ کیا۔ کافر قرار پائے۔ اسلم قریشی کو اغوا کیا آرڈیننس نافذ ہوا۔ اب یہ مزید شر انگیزیاں کر رہے ہیں ان شاء اللہ اب ان کی موت ہوگی۔

ابوظہبی میں یوم عثمان رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ

ابوظہبی (اپ ر) شاف سنٹر ہوٹل کو سالہا سال سے شہدائے اسلام کو خراج تحسین پیش کرنے کا شرف حاصل ہے اس سال بھی مسجد شاف ہوٹل میں ۱۸ ذوالحجہ کو امیر المومنین جامع القرآن داماد رسول ﷺ امام مظلوم شہید مدینہ حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ، یکم محرم الحرام کو امیر المومنین ناشر کتاب شہید محراب مراد پیغمبر ﷺ، داماد حیدر کرار رضی اللہ عنہ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور ۱۰ محرم الحرام کو نواسۂ رسول ﷺ جگر گوشۂ بتول رضی اللہ عنہا سید شباب اہل الجنۃ قرۃ العین اہل السنۃ شہید کربلا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایام شہادت بڑے پُر وقار طور پر منائے گئے۔ اس سلسلہ میں مسجد شاف ہوٹل میں قرآن خوانی ہوئی ابو عبداللہ محمد ساجد اعوان خطیب مسجد نے ان عظیم شخصیات کی عظمت قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کی۔

مرزائیت کے خاتمے کے دن قریب آچکے ہیں

پشاور کے مختلف مواضعات میں علماء کرام کی تقریریں

پشاور (نمائندہ ختم نبوۃ) موضع گگہ ولہ، موضع احمد خیل، موضع بازید خیل میں مسئلہ ختم نبوۃ کے بیان کے سلسلہ میں عظیم الشان تبلیغی اجتماعات منعقد ہوئے جن میں مجلس کے صوبائی ناظم اعلیٰ مولانا انوار الحق قریشی، مولانا سید امیر شاہ صاحب، مولانا جمال الدین صاحب، مولانا گل امیر صاحب اور مولانا قندہاری استاد نے خطاب فرمایا۔ مرزائیوں کی اسلام دشمن اور پاکستان دشمن سرگرمیوں پر اظہار خیال کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا مجلس کی کوشش اور جدوجہد کے نتیجہ میں آج ہر جگہ مرزائیت کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ لندن میں مرزائیوں کے علی الرغم کے مقابل مجلس کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس وہ عظیم کارنامہ ہے۔ جس کے باعث مسلمانان عالم مجلس کے تبلیغی کام کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ مقررین نے زور دے کر کہا کہ مرزائیت کے خاتمے کے دن قریب آچکے ہیں۔ اور امت مسلمہ کا اتحاد و اتفاق مرزائیت کی موت ثابت ہوگا۔

علماء کرام نے پشاور اور مردان کے مقامات میں مرزائیوں کی سزا پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ مجسٹریٹ صاحبان مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے قانون کی بالادستی کو قائم کرتے ہوئے صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں مرزائی مجرموں کو قید اور جرمانے کی سزا سنائی۔

علماء کرام نے کہا کہ مرزائیوں کو چاہیے کہ دیگر غیر مسلم اقلیتوں کی طرح قانون کی بالادستی کو تسلیم کرتے ہوئے ایک اچھے اور شریف شہری کی طرح وقت گزاریں، پاکستان کے آئین میں جو تحفظات دیگر اقلیتوں کو حاصل ہیں وہی ہم پاکستان کی اس غیر مسلم اقلیت مرزائیوں کو بھی دیں گے اور ان کے جان و مال کی حفاظت کریں گے۔ مرزائی غیر مسلم اقلیت کے افراد ایک جانب پاکستان کے خلاف سازشوں میں سرگرم عمل ہیں اور دوسری جانب انکی اسلام دشمن سرگرمیاں بھی تیز ہیں۔ ایسی صورت میں مسلمانوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ، پاکستان کی سالمیت تحفظ اور بقا، نیز اسلام کی حفاظت کی خاطر ایک سیسہ پلائی دیوار بن کر مرزائیت کو ختم کرنے جدوجہد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیں۔ جلسہ گاہ میں موجود ہزاروں مسلمانوں نے مجلس سے مکمل تعاون کرنے کا وعدہ کیا۔

مجلس عمل کے تمام مطالبات تسلیم کیے جائیں۔

قاری اسد اللہ عباسی

مری (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مری کے رہنما قاری محمد اسد اللہ عباسی نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے جو معاہدے مجلس عمل کے قائدین کے ساتھ کئے تھے ان پر آج تک کوئی موثر عمل نہیں ہوا۔ جس کی وجہ سے اسلامیان پاکستان میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہوا ہے۔ قاری محمد اسد اللہ عباسی نے مطالبہ کیا کہ ملکی استحکام کی خاطر حکومت مجلس عمل کے تمام مطالبات عملاً تسلیم کرکے مسلمانان پاکستان کو مطمئن کرے۔ قاری محمد اسد اللہ عباسی نے پاکستان کے کمیونسٹ سیاستدانوں ولی خان، غوث بخش بزنجو، حنیف رامے کے قادیانیت نواز بیانات پر اپنے شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے پوری قوم سے اپیل کی کہ وہ ان غداران ختم نبوت کا گھیراؤ کریں اور ان کے عزائم کو متحدہ قوت سے ناکام بنا دیں۔ قاری محمد اسد اللہ عباسی نے کہا ان غداران ختم نبوت کو یہ حق نہیں کہ وہ اس ملک میں رہیں جو تاجدار ختم نبوت ﷺ کے دین کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ ان کو روس میں جا کر بقیہ زندگی بسر کرنا چاہیے۔

قاری محمد اسد اللہ عباسی نے مری کے جیالے اور غیور سپوتوں کو خراج تحسین پیش کیا کہ انہوں نے مجلس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مری کے قادیانیوں کا تعاقب کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ

کی شاخوں کا انتخابی اجلاس

گوجرانوالہ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حلقہ نمبر ۱۹ عرفات کالونی، ارشد کالونی، شہزادہ شہید کالونی، تاج کالونی اور فیروز والا روڈ گوجرانوالہ کے کارکنوں کا انتخابی اجلاس مولانا محمد میاں اصلاحی کی صدارت میں جامع مسجد سلطانہ بی بی چاندنی چوک میں ہوا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی اللہ یار خان مہمان خصوصی تھے اجلاس میں مولانا محمد میاں اصلاحی امیر، عبدالمجید نائب امیر، محمد احسان الہیٰ قمر بی۔ اے ناظم اعلیٰ، محمد انور ناظم، سید محمد میاں گیلانی ناظم تبلیغ، سعید احمد عاجز ناظم اطلاعات، اور محمد صدیق آذب خزانچی چنے گئے۔ جبکہ محمد احسان الہیٰ قمر کو مرکزی جنرل کونسل میں نمائندہ بھی مقرر کیا گیا۔ انتخابات کی نگرانی مجلس گوجرانوالہ کے ناظم دفتر سید احمد حسین زید نے کی۔ اس موقع پر مولانا قاضی اللہ یار خان اور مولانا محمد میاں اصلاحی نے خطاب کیا۔

ختم نبوۃ (سندھی)

ختم نبوت کے موضوع پر ڈاکٹر غلام جیلانی برق نے اردو میں ایک مضمون لکھا تھا۔ ڈاکٹر صاحب پہلے منکر حدیث تھے۔ بعد میں انہوں نے توبہ کرلی۔ ان کا یہ مضمون جناب جوہر بروہی صاحب نے سندھی زبان میں ترجمہ کرکے کتابچہ کی صورت میں شائع کیا ہے ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر ذیل کے پتے سے منگوا سکتے ہیں۔

جوھر بروھی

مدرسہ محمدیہ فرید آباد، بمبئی ضلع دادو سندھ

ڈنمارک میں عظیم الشان پہلی تاریخی

ختم نبوت کانفرنس

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اعلامیہ کے مطابق ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۸ ستمبر کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ناروے، سویڈن، ڈنمارک اور اسکنڈے نیویا کی تاریخ میں یہ پہلی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس تھی۔

اس کانفرنس کی اہم بات یہ تھی کہ اس میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء، اسکالرز اور مختلف تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کرکے یہ ثابت کردیا کہ ناموس رسالت کے لیے پوری اُمت مسلمہ ایک ہے۔ کانفرنس میں مصر، سعودی عربیہ، لیبیا، اردن اور دوسرے عرب ممالک کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ اس کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں فاتح ربوہ مولانا اللہ وسایا، مدیر ختم نبوت انٹرنیشنل جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا، پروفیسر مولین محمد ادریس نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنی تقریروں میں دلائل سے واضح کیا کہ سرکارِ دوعالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ تو کسی مدعی نبوت کی گنجائش ہے اور نہ ہی اُمت مسلمہ نے کسی مدعی نبوت کو برداشت کیا ہے۔ مقررین نے واضح کیا کہ قادیانی اسلام کا نام لے کر بہاں گمراہی اور ارتداد پھیلا رہے ہیں۔ تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس اسلام دشمن اور سازشی گروہ کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے۔ جب سے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا وہ اس وقت سے پاکستان اور وہاں کے مسلمانوں کے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈا کررہے ہیں اور یہ تاثر دے رہے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ قادیانیوں نے پاکستانی قانون کو ابھی تک تسلیم نہیں کیا اور وہ بضد ہیں کہ ہم مسلمان ہیں حالانکہ پاکستان کے تمام مسلمانوں نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔ یہ ایک اصولی بات ہے کہ یا تو وہ پاکستانی قانون کو تسلیم کرلیں تاکہ حکومت ان کے جان و مال کو تحفظ فراہم کرے یا پھر وہ قادیانیت پر لعنت بھیج کر حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ یہاں قادیانی اپنے جو عقائد پیش کرتے ہیں وہ عقائد اس کے برعکس ہیں جو ان کی کتابوں میں لکھے ہوتے ہیں۔ مقررین نے مختلف قادیانی کتب کے حوالے سے قادیانیوں کے گمراہ کن عقائد کو واضح کیا۔

کانفرنس مقامی وقت کے مطابق ساڑھے بارہ بجے شروع اور پانچ بجے شام اختتام پذیر ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد ناروے سویڈن ڈنمارک وغیرہ کے کامیاب دورے کے بعد لندن روانہ ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مجلس تحفظ ختم نبوت کمیٹی ضلع اٹک کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس میں درج ذیل حضرات باتفاق رائے منتخب کئے گئے۔

سرپرست : مدیر الجامعہ قاری محمد عبدالوہاب صاحب

امیر : مولانا حیات محمد صاحب

سیکرٹری جنرل : ماسٹر محمد صابر صاحب

خازن : قاری محمد اشرف علی صاحب

”دعائے صحت کی اپیل“

مجلس تحفظ ختم نبوت ازرچھل کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب جو دو ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ گلے کی شدید تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ایبٹ آباد، مانسہرہ، راولپنڈی کے مختلف ہسپتالوں میں زیر علاج رہے ہیں۔ اور اب بھی صاحب فراش ہیں۔ قارئین ختم نبوت سے درخواست ہے کہ شاہ صاحب کے لیے خصوصی طور پر دعا فرمائیں کہ خداوند قدوس شفائے کاملہ عاجلہ سے نوازے۔

فیروزہ کی خبریں

رانا محمود الحسن تبسم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری گذشتہ دنوں اپنے گاؤں میں تشریف لائے۔ وہ کچھ دیر مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم مرکزی جامع مسجد فیروزہ میں ٹھہرے بعد میں انہوں نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کراچی میں عراق کے سفارتکار اور اسلام آباد میں روسی اتاشی کی موت پاکستان کے لیے خطرہ کا باعث ہے۔ شر پسندوں کا جلد از جلد خاتمہ کیا جائے۔ لاہور میں جو گڑبڑ ہو رہی ہے۔ قادیانی اور عیسائی اس کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے پاکستانی لاک کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گوجرانوالہ کے ڈی آئی جی نے قادیانی ملک امان اللہ کو مسلم ترینٹی کیس میں گرفتار کر لیا ہے۔ مولانا نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جو نام حکومت کو دیتے ہیں ان تمام افراد کو گرفتار کرکے ان سے پوچھ گچھ کی جائے اور ساتھ ہی عوام الناس کو بھی اس کیس سے آگاہ کیا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیروزہ کے نائب امیر مفتی نذر محمد کئی ماہ سے سخت علیل ہیں۔ قارئین سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔

گذشتہ دنوں مرکزی جامع مسجد اردو بازار فیروزہ میں قاری محمد حماد اللہ شفیق اور مولانا احمد بخش مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان، کی قیادت میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیروزہ کے عہدیداران کا چناؤ عمل میں آیا۔ جن کے نام یہ ہیں۔ امیر مولانا سید حامد علی شاہ، نائب امیر حاجی اللہ دتہ، ناظم اعلیٰ قاری محمد ہاشم، نائب ناظم حاجی محمد شفیع، ناظم تبلیغ مفتی نذر محمد، خزانچی حاجی محمد اسمٰعیل اور سیکرٹری نشر و اشاعت رانا محمود الحسن چنے گئے۔

روس کو پاکستان میں تخریب کاروں کی ضرورت

قادیانی اپنے اصل کے لحاظ سے مغربی استعمار کے ایجنٹ ہیں۔ ان کی یہ حقیقت پوری دنیا پر واضح ہو چکی ہے۔ یہ داغ قادیانیوں کی پیشانی پر ایسا لگا ہے کہ دھلنے میں نہیں آ رہا۔ جب مغربی استعمار کو مقبوضہ یا ماتحت ممالک میں پے در پے انقلابات کے ذریعے شکست و ریخت کا مزہ دیکھنا پڑا اور مغربی استعمار کی مخالف قوتیں ابھرنے لگیں تو قادیانیوں کو یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ کہیں اس شکست و ریخت میں ہمارا ہی کباڑا نہ ہو جائے تو انہوں نے روس سے پینگیں بڑھانے کا پروگرام بنایا۔ بھٹو مرحوم کا دور تھا۔ مرزا ناصر قادیانی ان دنوں امریکہ کے دورے پر گیا۔ تو اس نے لاس اینجلس کے کسی بڑے ہوٹل میں روسی سفیر سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات کئی گھنٹے تک جاری رہی اور ہوئی بھی آدھی رات کے بعد تاکہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو سکے اس ملاقات کا مقصد کیا تھا؟ ظاہر بات ہے کہ مرزا ناصر اپنے ٹولے کی پیشانی سے مغربی استعمار کے ایجنٹ ہونے کا نہ صرف داغ دھونا چاہتا تھا بلکہ روس کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کی وجہ سے روسی سفیر سے کچھ لو اور کچھ دو کے اصول پر سودے بازی بھی کرنا چاہتا تھا۔

روس کے پاکستان کے مقابلے میں بھارت سے زیادہ گہرے اور مستحکم تعلقات ہیں، مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں بالواسطہ بھارت اور روس نے اہم رول ادا کیا تھا۔ روس کے توسیع پسندانہ عزائم بھی کسی سے ڈھکے چھپے نہیں وہ گرم پانیوں تک رسائی حاصل کرنا چاہتا ہے جس کے لیے ابتدائی طور پر اس نے افغانستان میں اپنی فوجیں داخل کیں۔ اگلا قدم اس کا براہ بلوچستان گوادر کی بندرگاہ تک رسائی حاصل کرنا ہے۔ روس کے ان خطرناک عزائم کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ایک مضبوط و مستحکم پاکستان اور قومی و ملی اتحاد ہے۔ پاکستان جتنا مضبوط و مستحکم ہوگا اور پاکستانی قوم جتنی زیادہ متحد ہوگی، روس اپنے خطرناک عزائم میں قطعاً کامیاب و بامراد نہیں ہو سکتا۔ روس کے انہی خطرناک عزائم اور اسلام دشمنی کی وجہ سے اسلامیان پاکستان اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

روس اپنے خطرناک عزائم میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے، پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کرنا چاہتا ہے۔ قومی و ملی اتحاد میں دراڑیں پیدا کرنا چاہتا ہے، اتفاق کی بجائے نفاق کا بیج بونا چاہتا ہے۔ مذہبی، قومی، صوبائی اور لسانی عصبیت کو اجاگر کرنا چاہتا ہے۔ جس کے لیے اسے پاکستان میں تخریب کاروں کی ضرورت ہے۔

قادیانی گروہ کی ایک تاریخ ہے۔ برصغیر پر جب مغربی استعمار نے اپنے آہنی پنجے گاڑے اور اقتدار پر قبضہ کیا تو اسے یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ اپنی کرسی کو کس طرح مضبوط کیا جائے۔ چنانچہ اس نے یہ اصول وضع کیا۔ "لڑاؤ اور حکومت کرو" اس مقصد کے لیے اس نے بہت سے افراد اور تنظیموں کو خریدا۔ انہیں میں سے ایک مرزا قادیانی اور اس کا گروہ بھی ہے۔ مغربی استعمار کا یہ خیال تھا کہ جب تک مسلمانوں میں جذبۂ جہاد موجود ہے۔ اس وقت تک ہم اپنے اقتدار کو مستحکم نہیں کر سکتے۔ چنانچہ مرزا قادیانی سے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کرایا گیا۔ اس نے مسیح کا دعویٰ کرنے کے بعد اعلان کر دیا کہ میں چونکہ مسیح ہوں اس لیے جہاد ختم ہو چکا ہے، اس نے لکھا ہے

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال ؛ دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

ایسا صرف انگریز کو خوش کرنے کے لیے کیا۔ دوسری طرف پورے برصغیر میں آزادی کی زبردست تحریک پورے زور و شور سے جاری تھی، عوام نے مرزا قادیانی کے اس غلط نظریہ کا کوئی اثر نہیں لیا۔ البتہ انگریز نے قادیانی ٹولے سے جاسوسی اور مخبری کا کام لیا۔ اور اس ٹولے نے بھی مخبری اور جاسوسی کے تمام ریکارڈ توڑ ڈالے۔ جس کی وجہ سے لاکھوں مسلمانوں اور دیگر آزادی پسندوں کا خون بہایا گیا اور ہزاروں کی تعداد میں علماء حق کو پھانسی دی گئی اس کے باوجود تحریک آزادی کامیاب ہوئی اور برصغیر میں

پاکستان کے نام سے ایک الگ ملک معرض وجود میں آگیا، قادیانیوں اور ان کے آنجہانی پیشوا مرزا محمود نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح پاکستان نہ بنے کیونکہ اگر پاکستان بن گیا تو ان کا مقدس شہر قادیان جسے وہ مکہ معظمہ کا درجہ دیتے ہیں ہاتھ سے نکل جائے گا اور نبوت کے نام پر جو تجارت شروع کی گئی ہے۔ وہ پھیکی پڑ جائے گی، چنانچہ مرزا محمود نے الہام گھڑا کہ اول تو یہ تقسیم ہوگی نہیں، اگر ہوگی تو عارضی ہوگی اور ہم کوشش کریں گے کہ دوبارہ اکھنڈ بھارت بن جائے۔ لیکن اس الہام کے برخلاف پاکستان بن گیا تو مرزا محمود بھاگ کر پاکستان آگیا۔ اور پاکستان کے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔ مغربی استعمار کا قادیانی ٹولے کو خریدنے کا جو اصل مقصد تھا وہ تو پورا نہ ہوسکا اور لے برصغیر سے بوریا بستر لپیٹ کر اس سرزمین سے رخصت ہونا پڑا تاہم انتشار و افتراق کا ایک بیج بو گیا اور اُمت محمدیہ کے مقابلے میں ایک نئی اُمت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے مقابلہ میں خود ساختہ نبوت دے گیا۔ اب یوں محسوس ہوتا ہے کہ مغربی استعمار نے قادیانیوں کو استنجے کے ڈھیلے کی طرح استعمال کر کے پرے پھینک دیا ہے اور روس نے اس ڈھیلے کو اٹھا کر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔

گذشتہ دنوں اسلام آباد میں روسی سفارت کار کو ایک قادیانی ظفر احمد نے قتل کر دیا۔ اس قادیانی کے بارے میں تفصیل سے اخبارات میں خبریں شائع ہو چکی ہیں۔ اس نے اعتراف جرم بھی کر لیا تھا۔ وہ وقوعہ سے ایک روز قبل ایک قادیانی عہدے دار کے ہاں ٹھہرا تھا، مقتول سفارت کار کی بیوی نے پہلے جو بیانات دیے ان سے بھی یہی ظاہر ہوتا تھا۔ کہ اس کے شوہر کا قاتل ظفر قادیانی ہے۔ شناختی پریڈ میں بھی اسے پہچان لیا گیا تھا جس پستول سے اس نے فائر کیے وہ بھی ملزم ظفر قادیانی سے برآمد ہوا۔ پہلے پہل تفتیش کا رُخ اس کے پاگل پن اور ذہنی توازن خراب ہونے کی طرف موڑ کر اسے بچانے کی کوشش کی گئی لیکن اب اس تفتیش کا رُخ بالکل نئی جانب مُڑ گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ملزم ظفر قادیانی روسی سفارت خانہ کا جاسوس اور مخبر تھا۔ اس خبر کے ساتھ ساتھ روسی سفارت کار کی بیوہ بھی اپنے تمام سابقہ بیانات سے منحرف ہوگئی اور اس نے ذیل کا بیان دیا جسے مشہور قادیانی نواز اخبار "امن" نے شائع کیا ہے۔

"وفاقی دارالحکومت میں ۱۶ ستمبر کو قتل کیے جانے والے روسی فوجی اتاشی کرنل گورنکوف کی بیوہ نے کہا ہے کہ وہ یہ بات یقین سے نہیں کہہ سکتیں کہ یہ ظفر احمد ہی تھا جس نے ان کے شوہر کو قتل کیا جیسا کہ پولیس دعویٰ کرتی ہے اور روسی سفارت خانے کی جانب سے جاری کردہ ایک اعلامیہ کے مطابق مسز گورنکوف نے اس بات کی بھی تردید کی ہے کہ وہ شخص جو کار کی طرف بڑھ رہا تھا، ہاتھ میں پستول پکڑے ہوئے تھا ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے نہ تو گولی چلنے کی آواز سُنی اور نہ ہی پستول سے دھواں نکلتے دیکھا بلکہ انہوں نے کافی فاصلے سے گولی چلنے کی آواز سُنی"

(روزنامہ امن ۲۷ ستمبر ۱۹۸۶ء صہ کالم ۲)

اس بیان کا مطلب یہی لیا جا سکتا ہے بلکہ یہی ہے کہ ملزم ظفر قادیانی رُوسی جاسوس اور مخبر تھا جبھی تو رُوسی سفارتخانہ نے اس کی صفائی پیش کر دی اور مقتول کی بیوہ جو کل تک ظفر قادیانی کو ملزم بنا رہی تھی، اس سے صفائی کا بیان دلوا کر رُوسی سفارت کار کے قتل سے اس کو بری الذمہ قرار دیدیا۔

اس پس منظر میں جب ہم ملک کے اندر رُونما ہونے والے تخریب کاری کے واقعات، بموں کے دھماکے فرقہ وارانہ فسادات، قومی، لسانی اور صوبائی جھگڑوں پر نظر ڈالتے ہیں تو بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ سب کچھ رُوس کی سرپرستی اور لینن پناہی سے قادیانی ٹولہ کر رہا ہے۔

☆☆☆

امداد کھٹی پر قادیانی کمانڈوز کے قاتلانہ حملہ،

پر سکھر کی مساجد میں پرزور احتجاج !

سکھر (نمائندہ ختم نبوت) سکھر کی تمام مساجد میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی، نماز جمعۃ المبارک کا یہ عظیم اجتماع گذشتہ دنوں امداد کھٹی پر قادیانیوں کے قاتلانہ حملہ کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ جس کے باعث جواں سال امداد علی کھٹی ۹ محرم الحرام کو شدید زخمی ہوا۔ چند قادیانی غنڈے گرفتار کیے جا چکے ہیں۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ مفرور قادیانیوں کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے۔ اور فوراً عدالت میں چالان پیش کیا جائے۔ یہ اجتماع مقامی انتظامیہ کو خبردار کرتا ہے کہ روہڑی اور سکھر میں قادیانیوں کے خفیہ کے جو مراکز ہیں۔ اُن پر کڑی نظر رکھی جائے۔ آوارہ قادیانیوں کی آمد و رفت کا ریکارڈ رکھا جائے۔ اُن کے نام پولیس اسٹیشن میں رجسٹر کیے جائیں۔ تاکہ ضرورت کے وقت کام آسکیں۔

یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مشہور مسجد منزل گاہ کیس کے مجرموں کو دی گئی سزائے موت پر فوری عمل درآمد کیا جائے۔ تاکہ علاقے کے لوگوں کی بے چینی ختم ہو۔

مولانا نذیر احمد بلوچ کا دورہ

ٹنڈو غلام علی، مولانا نذیر احمد بلوچ مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حیدرآباد نے گوٹھ نبی بخش میں ختم نبوۃ کے موضوع پر خطاب کیا، انہوں نے قادیانیوں کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ وہ سازشیں چھوڑ دیں ورنہ مجاہدین ختم نبوت اُن کے خلاف سختی پر اُتر آئے تو لندن سے پہلے کہیں بھی پناہ نہ ملے گی۔ اور ان شاء اللہ ایک دن وہ بھی آئے گا جب قادیانیت صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ چکی ہوگی۔ فتح ہمیشہ حق کی ہوتی ہے۔

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوریؒ

یا یہا الذین امنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ھم الخسرون ○ وانفقوا من ما رزقنکم من قبل ان یاتی احدکم الموت فیقول رب لولا اخرتنی الی اجل قریب لا فاصدق و اکن من الصلحین ○ ولن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلھا ط واللہ خبیر بما تعملون ○

اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کریں، اور جو ایسا کرے گا، ایسے ہی لوگ خسارہ والے ہیں اور جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس سے پہلے پہلے خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کی موت آ جائے اور وہ کہنے لگے، اے میرے رب مجھ کو تھوڑے دن کی اور مہلت کیوں نہ دے دی کہ میں خیرات کر دیتا، اور نیک لوگوں میں ہو جاتا، اور اللہ جل شانہٗ کسی شخص کو بھی جب اس کی موت کا وقت آ جائے ہرگز مہلت نہیں دیتا، اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے۔

(منافقون : ع ۲)

مال و متاع کی مشغولی، اہل و عیال کی مشغولی ایسی چیزیں ہیں جو اللہ جل شانہٗ کے احکام کی تعمیل میں کوتاہی کا سبب بنتی ہیں لیکن یہ بات یقینی اور طے ہے کہ موت کے وقت کا کسی کو حال معلوم نہیں کہ کب آ جائے۔ اس وقت بجز حسرت اور افسوس کے کچھ بھی نہ ہو سکے گا، اور دیکھتے آنکھوں اہل و عیال، مال و متاع سب کچھ چھوڑ کر چل دینا ہوگا۔ آج مہلت ہے جو کرنا ہے کر لو۔

رنگالے نہ چُنریا، گُن ڈھالے نہ سی
تو کیا کیا کرے گی اری دن کے دن
نہ جانے بُلالے پیا کس گھڑی
تو دیکھا کرے گی کھڑی دن کے دن

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ حج کر سکے، اس پر زکوٰۃ واجب ہو اور ادا نہ کرے تو مرنے کے وقت دنیا میں واپس لوٹنے کی تمنا کرے گا کسی شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ سے کہا کہ دنیا میں لوٹنے کی تمنا کا ذکر کرتے ہیں مسلمان نہیں کرتے، تو حضرت ابن عباس نے یہ آیت شریفہ تلاوت کی اس میں مسلمانوں ہی کے متعلق اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ہے۔

ایک دوسری حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا گیا کہ اس آیت شریفہ میں مؤمن آدمی کا ذکر ہے۔ جب اس کی موت آ جاتی ہے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہو اور زکوٰۃ ادا نہ کی ہو، یا اس پر حج فرض ہو گیا ہو اور حج ادا نہ کیا ہو یا کوئی اور حق، اللہ تعالیٰ شانہٗ کے حقوق میں سے ادا نہ کیا ہو تو مرتے وقت دنیا میں واپسی کی تمنا کرے گا کہ زکوٰۃ اور صدقات ادا کرے۔ لیکن اللہ جل جلالہٗ کا پاک ارشاد ہے کہ جس کا وقت آ جاتا ہے وہ ہرگز مؤخر نہیں ہوتا۔ (درمنثور)

قرآن پاک میں بار بار اس پر تنبیہ کی گئی کہ موت کا وقت ہر شخص کے لیے ایک طے شدہ وقت ہے اس میں ذرا سی بھی تقدیم یا تاخیر نہیں ہو سکتی۔ آدمی سوچتا رہتا ہے کہ فلاں چیز کو صدقہ کروں گا فلاں چیز کو وقف کروں گا۔ فلاں فلاں کے نام وصیت لکھوں گا مگر وہ اپنے سوچ اور فکر ہی میں رہتا ہے اُدھر سے ایک دم بجلی کے تار کا بٹن دبا دیا جاتا ہے اور یہ چلتے چلتے مر جاتا ہے، بیٹھے بیٹھے مر جاتا ہے۔ سوتے سوتے مر جاتا ہے۔ اس لیے تجویزوں اور مشوروں میں ہرگز ایسے کاموں میں تاخیر نہ کرنا چاہیے، جتنا جلد ہو سکے اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے میں، اللہ کے ہاں جمع کر دینے میں جلدی کرنا چاہیے۔ واللہ الموفق

یا یہا الذین امنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا اللہ ط ان اللہ خبیر بما تعملون ○ ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسھم انفسھم ط اولئک ھم الفسقون ○ لا یستوی اصحب النار و اصحاب الجنۃ ط اصحب الجنۃ ھم الفائزون ○

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص یہ غور کرے کہ اس نے کل (قیامت) کے دن کے واسطے کیا ذخیرہ آگے بھیج دی ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ کو تمہارے اعمال کی سب خبر ہے۔ اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا۔ پس اس کی سزا میں اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی جان سے بھلا دیا۔ یہی لوگ فاسق ہیں (اور یاد رکھو کہ) جنت والے اور جہنم والے برابر نہیں ہو سکتے، جنت والے ہی کامیاب ہیں، (تحقیق کامیابی فقط جنت والوں کی ہی ہے)

(سورۃ حشر۔ رکوع ۳)

اللہ جل شانہٗ نے ان کو ان کی جان سے بھلا دیا، کا یہ مطلب ہے کہ ان کی ایسی عقل ماری گئی کہ وہ اپنے نفع نقصان کو بھی نہیں سمجھتے۔ اور جو چیزیں ان کو ہلاک کرنے والی ہیں، ان کو اختیار کرتے ہیں۔

نظامِ خلافتِ راشدہ کی برکات

بعثتِ نبوی کے وقت فارس و روم کی دو بڑی طاقتیں افق عالم پر نوا پرواز تھیں۔ امریکہ اور روس کی طرح ایک دوسرے سے مسابقت کے جذبہ کی دھماکہ چوکڑی سے انسانیت کا سینہ چھلنی تھا۔

مجوسیت و پاپائیت کی غوغا آرائی سے دنیا بھر میں طاغیت و قرانام کا کوئی چیز باقی نہ رہی تھی۔ غرور و عجب اور قہر و غضب کے گرداب میں غریب انسان سسک رہا تھا۔ مزدور کسان، ناتواں، محتاج، صنف نازک اور نچلے طبقے کی ہر سوسائٹی میں تعدی و تجاوز کی برائی رواج پا چکی تھی۔ اقتدار کی شان و شوکت کو باقی رکھنے کے لئے جور و ظلم کا ہر جذبہ قانون خیال کیا جاتا تھا۔ ساری دنیا بغیر کسی معیار ہدایت، بغیر کسی شرافت و حیا، بغیر کسی عدل و مساوات کے ہلاکت و نکبت، ادبار و حقارت کے ساحل پر جاں بلب تھی۔ غوایت و ضلالت کے اس اندھیرے میں فاران کی چوٹی سے ایک روشنی سپیدۂ سحر کی مانند پھیلنے لگی۔ چمنستانِ سحر کے خزاں رسیدہ گلوں پر صبح ہدایت سے مہکنے والی بہار چھا گئی۔ آنحضرتؐ کے انقلاب سے دنیا بھر کا ہر ذی عقل متاثر ہوا۔ دو طاقتوں کے درمیان ایک تیسری طاقت محمدیؐ انقلاب کے عدل کا مینہ جب چھاجوں برسا تو ایک عالم انگشت بدنداں رہ گیا۔ آتش پرست اور مسیح کے حواری حیرت و استعجاب میں ڈوب گئے۔ آنحضرتؐ کے لائحہ عمل اور نصب العین میں بے انتہا غور و خوض کے بعد ایک مختصر سی جماعت مکہ کی تیرہ سالہ زندگی میں تیار ہو گئی۔ مدینہ منورہ کی دس سالہ زندگی میں جہاں آپ کی دعوت تکمیل کے آخری نقطہ تک پہنچی، وہاں ایک بہت بڑی جماعت بھی آپ کی ظل عاطفت میں آچکی تھی۔ ۲۳ سالہ دورِ نبوت اسلام کی تکمیل سے آراستہ ہوا، جتنے احکام نازل ہوتے ان کا نفاذ بھی مختصر سی مملکت کی زینت بنتا گیا۔ جب اس لائحہ عمل نے مکمل ہو کر ایک اعلیٰ قسم کے ضابطہ حیات کی شکل اختیار کی تو پیغامبرِ انقلاب کا آخری وقت آچکا تھا۔ اسلامی نظام کا متن (قرآن حکیم) اور اسلامی تشریحات (احادیث نبوی) بغیر کسی تحریف و ترمیم ایک عالمگیر نظامِ حیات کا حسن لے کر کائناتِ انسانی کے ہر دکھ کے علاج کے لئے معرضِ وجود میں آچکی تھیں۔ اس سے قبل ایک لاکھ ۲۴ ہزار انبیاء کے لئے نہ ایسا لائحہ عمل تیار ہوا، نہ انہیں ایسے آفاقی پیغام کے خلعت سے نوازا گیا۔ یہ ہمہ گیر اور دنیا بھر کی ہدایت

انور فراز چشتی کراچی

کا نظام صرف آخری نبیؐ کے لئے تمغۂ اعزاز بنا۔ آنحضرتؐ کے سفرِ رحلت تک ایک ایسی اولوالعزم جماعت تیار ہو چکی تھی جو اس نظام کو علیٰ منہاج نبوت نافذ کر سکے۔ آنحضرتؐ کی تیار کردہ اس جماعت میں ایسے ایسے مدبر، فقیہ، سپہ سالار، زکی النفس، زیرک و دانا تیار ہوئے کہ جنہوں نے آپ کے لائحہ عمل کو عین آپ کی منشا و مقتضیٰ کے مطابق دنیا بھر کے خطوں میں جب نافذ کیا تو انسانیت عدل و انصاف کے حسن سے شاداں و فرحاں ہوئی۔ یہ لوگ جنہوں نے ۲۳ سالہ دورِ نبوت میں مکمل ہونے والے اسلام کو عملی شکل میں نافذ کر کے دنیا بھر سے عقیدت و محبت کا خراج وصول کیا، خلفاءِ راشدینؓ کے نام سے پکارے گئے۔ انہی کے معطر دور کو خلافتِ راشدہ کا زریں عہد کہا گیا۔

صحابہ کرامؓ کی حیرت انگیز جدوجہد

رفقاءِ ختم نبوت کی جاں سپاری اور انتھک جدوجہد نے آنحضرتؐ کی تاریخ ساز دعوت کو مشرق و مغرب تک پھیلا دیا۔ مدنی زندگی کے ابتدائی دور میں جب شرک و کفر کے دیوتا نوزائیدہ مملکت کو ہڑپ کر جانے کے لئے چل پڑے تو یہی رفقاء جو ہزاروں کے مقابلے میں ۳۱۳ ہی تھے۔ مگر قلت وسائل نے ان کے جذبۂ عشق کو سرد نہ کیا اور زرق برق سے آراستہ فوج کو ناکوں چنے چبوا دیئے۔

بعد ازاں معرکہ احد و حنین، وادی خیبر ہو یا تبوک جنگ خندق ہو یا فتح مکہ القصہ تمام جنگوں میں انہوں نے آنحضرتؐ کے ہمرکاب ہو کر جرأت و شجاعت کی ایسی تاریخ روشن کی، جس کی مثال نہ پہلے کے ادوار میں ملتی ہے اور نہ آئندہ کے دھوپ روز میں اس کا شائبہ تک نظر آتا ہے۔

عہد نبوی کی ۲۳ سالہ جدوجہد میں ۵۹ غزوات و نبوت زیورِ شہادت سے آراستہ ہوئے پھر خلافت ابوبکرؓ قائم ہوئی تو انہوں نے گیارہ لاکھ مربع میل کے وسیع و عریض رقبہ میں دو سال تک امن و آشتی کے موتی لٹائے۔ عہد فاروقی میں اسلام اقوام عرب سے نکل کر عجم کے دروازے تک دستک دینے لگے۔

قیصر و کسریٰ کی نخوت روند ڈالی گئی۔ ہرقل و یزدجرد و رستم و جبلہ کی سطوت خاک میں ملا دی گئی۔ خاک عرب کے ان بدوؤں نے دنیا کی تمام بڑی بڑی سلطنتوں کو زیر و زبر کر کے نظام عالم کو مساوات و عدل کی ایسی روشنی عطا کی کہ جس پر انسانیت کئی صدیوں تک سر و عشقی رہی۔ قادسیہ کے معرکوں سے لے کر بلخ و بخارا کی دھما چوکڑی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نوٹ: مندرجہ بالا مضمون کے اقتباسات اتمام الوفا فی سیرۃ الخلفاء مؤلفہ شیخ محمد خضری بک، اسوہ جنتری خلفاء راشدین (فیصل آباد) رحمت عالم از سید سلیمان ندویؒ کی کتابوں سے لئے گئے ہیں۔

الغرض، عراق، روم اور ایران کی فیرہ کر دینے والی سطوت شاہی ایک کہانی ہو کر رہ گئی اور امام عدل و حریت سیدنا فاروق اعظمؓ کا دس سالہ دور خلافت ۲۲ لاکھ مربع میل کے علاقوں پر فتح و ظفر کے شادیانے بجا آیا۔ عہد عثمانی میں طرابلس وغیرہ کے علاقے فتح ہوئے تو اسلامی جغرافیہ ۴۴ لاکھ مربع میل تک پہنچ گیا۔

خلافت راشدہ کی چوتھی کڑی کے طور حضرت علیؓ ۲۲ لاکھ مربع میل پر ۵ سال تک خلیفہ رہے پھر حضرت حسنؓ کی بیعت کے بعد امیر معاویہؓ کے زریں عہد میں ایک مرتبہ پھر فتوحات اسلامی کا غوغا ہوا۔ ۶۴ لاکھ مربع میل کے وسیع و عریض خطہ پر یعنی نصف دنیا پر ۱۹ سال تک حق تنہا آنحضرتؐ کے اس ضابطہ حیات کو فروزاں رکھا جس کے لئے آپ نے جان جوکھوں میں ڈال دی تھی۔ یہی زریں اور درخشندہ عہد، خلافت راشدہ کے نام سے معنون ہوا۔ آپ ایک لمحہ کے لئے اگر "خلافت راشدہ" کے دور سے صرف نظر کر لیں تو عہد نبوتؐ سے آج تک تاریخ اسلام کے دامن افتخار و نجابت کی کون سی چیز باقی رہ جاتی ہے۔

اصحاب رسول اللہؐ نے رفاقت نبویؐ کا حق ادا کر دیا

آنحضرتؐ نے عالمگیر دعوت کا آغاز فرمایا تو یہی صحابہؓ اور صحابہ آپؐ کے جانثار بنے۔ آپؐ کو اہل شرک سے مقابلہ کرنا پڑا تو انہوں نے پس و پیش نہ کیا اور بچوں کو یتیم کرانے سے لے کر عورتوں کو بیوہ کرانے تک ہر دکھ سہہ کر رفاقت نبویؐ کا حق ادا کیا۔ آنحضرتؐ نے خدائی دستور (قرآن) پیش کیا تو سب سے پہلے انہیں کو مخاطب بنایا پھر اسی قرآن نے صحابہؓ کی جلالت قدر کے ترانے گا کے انہیں آنحضرتؐ کا قابل اعتماد اور انتہائی جاں نثار ساتھی قرار دیا۔ مکہ کی ۱۳ سالہ زندگی میں یہی لوگ آپؐ کے ابتلائی رکن اور ساتھی کہلائے۔ پھر جب مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی

باقی صفحہ ۲۶ پر

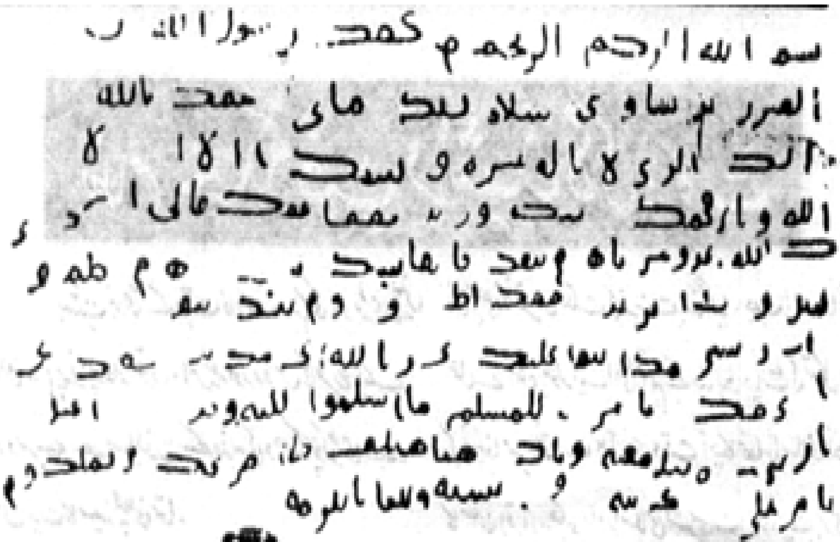

بابرکت مکتوب نبوی 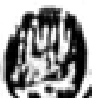 صلی اللہ علیہ وسلم

یہ مکتوب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منذر ابن ساوی گورنر بحرین کے نام ہے۔ منذر ان خوش قسمت لوگوں میں ہیں جو پیغام رسالت سے متاثر ہو کر فوراً مشرف بہ اسلام ہو گئے اور نامہ مبارک کے جواب میں لکھا میں برضا و رغبت اسلام اسلام قبول کرتا ہوں۔ اہل بحرین میں سے بعض لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اور بعض اپنے قدیم مذہب پر قائم ہیں۔ میرے ملک میں پارسی اور یہودی آباد ہیں مجھے آپ مطلع فرمائیں کہ ان کے ساتھ کس قسم کا سلوک کیا جائے؟

(طبقات ابن سعد صفحہ ۱۹ ج ۳)

حضرت علاء ابن الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفیر رسالتؐ جب یہ خط لے کر واپس آئے اور وہاں کے حالات بیان کئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر کو یہ پیش نظر فرمان رسالت تحریر فرمایا جس میں انہیں بحرین کی گورنری پر بحال رکھا گیا تھا۔ اور غیر مسلم باشندوں کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت کی گئی تھی۔ یہ مکتوب گرامی بھی استنبول میں دوسرے تبرکات نبویؐ کے ساتھ محفوظ ہے۔

ترجمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے منذر ابن ساوی کے نام۔ السلام علیک میں اس خدا کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود ہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ بعد ازاں میں آپ کو خدا کی یاد دلاتا ہوں جو نصیحت قبول کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ ہی کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ جس شخص نے میرے قاصدوں کی پیروی کی اور ان کی ہدایت پر عمل کیا اس نے حقیقت میں میری اطاعت کی اور جس نے ان کی نصیحت کو قبول کیا اس نے حقیقت میں میری نصیحت کو مانا۔ میرے قاصدوں کا آپ نے ذکر خیر کیا۔ اہل بحرین کے بارے میں آپ کی سفارش مجھے منظور ہے۔ پس آپ مسلمانوں کو ان کے اسلامی معاملات کی ادائیگی میں آزاد چھوڑ دیجئے۔ میں خطاداروں کے قصور کو معاف کرتا ہوں۔ پس آپ بھی ان سے درگذر کیجئے۔ جب تک آپ کی حالت درست رہے گی۔ ہم آپ کو عہدہ سے برخاست نہیں کریں گے اور جو لوگ یہودیت اور مجوسیت پر قائم رہنا چاہیں ان سے جزیہ لیا جائے۔

اکبر! یہ سر کٹ تو سکتا ہے درِ غیر پہ جھک نہیں سکتا

دربارِ اکبری میں مجدد الف ثانیؒ کی آواز گونجی تو سناٹا چھا گیا

محمد معروف عاجزؔ ـــــ حاجی آباد

حضرت مجدد الف ثانیؒ

حضرت مجدد الف ثانیؒ جن کو شیخ سرہندی کہا جاتا ہے یہ اس وقت کی بات ہے جس وقت برصغیر کی قیادت اکبر بادشاہ کر رہا تھا۔ اکبر کے کہنے پر اس وقت کے دو درباری سرکاری ملاؤں نے دین اکبری کے نام سے دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں تبدیلی کر کے ایک نئے دین کی بنیاد رکھی ہے اور پھر اس دین کو طاقت کے بل بوتے پر اور فوج کے ڈنڈے سے برصغیر میں پھیلانا چاہا۔ مثلاً اس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بجائے لا الہ الا اللہ اکبر خلیفۃ الرسول اللہ رائج کرنا چاہا۔ اس طرح ارکان نماز تو وہی تھے۔ لیکن طریقہ نماز میں تبدیلی کی گئی۔ لوگ اکبر کے ظلم سے پہلے خائف تھے۔ اس نئے دین کی آواز کو سن کو مزید خائف ہو گئے حتیٰ کہ رات کی تاریکی میں بھی اگر معصوم بچہ کسی تکلیف کی وجہ سے روتا تو مائیں اپنے بچوں کو کہتیں کہ خاموش رہو کہیں اکبر کے تیر تمہیں ابدی نیند نہ سلا دیں۔ بچی بھی اگر اپنی ماں سے کوئی بات کرتی تو خاموشی اور سرگوشی میں کرتی ان حالات کے پیش نظر قریب تھا کہ قوم ان حالات سے سمجھوتہ کر بیٹھتی۔ اور اکبری دین کو دل کے دریچوں میں اتار لیتی اس بے بسی کے عالم میں برصغیر کے ایک کونہ سے ندائے حق، اکبری دین کے خلاف اٹھی، اور فضائے آسمانی کو چیرتی ہوئی اور فلکی میناروں کو چھوتی ہوئی اکبر کے شاہی محلات میں پہنچ گئی۔ اکبر اپنے درباریوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا۔ جب یہ آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو شاہی محلات پر لرزہ طاری ہو گیا۔ اکبر خاموش تماشائی بن گیا۔ لبوں پر مہر سکوت ثبت ہو گئی۔ حیران و سرگرداں ہو گیا۔ اکبر اپنی کپکپاتی اور لرزتی ہوئی آواز میں درباریوں سے پوچھتا ہے کہ یہ کون بدبخت ہے۔ جس نے میرے دین و مذہب کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ فوراً درباریوں کو حکم دیا کہ اس بدبخت انسان کو میرے دربار میں پیش کیا جائے۔ حکم کا جاری ہونا تھا کہ برصغیر کے چاروں اطراف میں فوج پھیل گئی! اور مجدد الف ثانیؒ کو فوج نے پا لیا۔ ہر کوئی یہ جانتا تھا کہ اس شخص کا کیا انجام ہو گا۔ جس نے اکبری دین کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ پتھر نے دیکھا، شجر نے دیکھا۔ ذی روح نے دیکھا اس بوڑھے آسمان کی نگاہوں نے دیکھا حتیٰ کہ انسان نے دیکھا کہ یہ مرد مجاہد اپنی شان قلندری سے دربار اکبری کی جانب بڑھ رہا ہے لوگوں نے یہ ماجرا دیکھا تو لوگوں کے دلوں کی نبض بڑھنے لگی اور دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی لوگ جوق در جوق اکبری دربار کی جانب بڑھنے لگے ایک طرف بادشاہ جابر ہے اور ہزاروں لاکھوں کی فوج ہے دوسری جانب اللہ کا ولی ہے تنہا اور انجام سے باخبر ہے پھر بھی شان قلندری سے اکبر کے دربار کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اکبر چالاک اور مکار شخص تھا۔ اور اس وقت کا یہ قانون تھا کہ جب بھی کوئی بادشاہ کے دربار میں حاضر کیا جاتا تھا تو مجرم بادشاہ وقت کو سجدہ کیا کرتا جس طرح انسان خدا کے سامنے سربسجود ہوتا ہے اس طرح لوگ اکبر کے دربار میں سربسجود ہوتے۔ اکبر نے حالات کی نزاکت کو جان لیا تھا اس نے دل میں کہا کہ جس شخص نے میرے دین و مذہب کے خلاف آواز اٹھائی ہے وہ مجھے کہاں سجدہ کرے گا۔ اس لئے اس نے دربار اونچی جگہ پر بنایا اور نیچے سے ایک کھڑکی بنائی تا کہ انسان اس میں سیدھا داخل ہو سکتا تھا اور نہ سیدھا گزر سکتا تھا اس نے دل میں کہا کہ جب شیخ احمد سرہندی اس میں داخل ہو کر آئے گا تو لازمی بات ہے کہ جھک کر اندر داخل ہو گا اور یہ بات اس کے نزدیک یقینی تھی اس لئے میں لوگوں کو یہ تاثر دوں گا کہ اس نے مجھے سجدہ کر لیا ہے لیکن جب شیخ احمد سرہندی اس کھڑکی کے پاس پہنچے تو معاملے کی نزاکت کو جان گئے اور سمجھ گئے اور معاملے کی تہہ کو پہنچ گئے۔ کہ یہ کام اکبر نے اس مقصد کے لئے کیا ہے، مسکرائے تھوڑی دیر کھڑا رہنے کے بعد سب سے پہلے اپنی ٹانگیں کھڑکی کے اندر داخل کیں پھر دھڑ اور پھر سر داخل کیا۔ جب دربار میں پہنچے تو لوگوں کی آنکھیں اشکبار تھیں ایک شور تھا کہ کیا ہو گا اور کیا بنے گا۔ فوراً اکبر نے حکم دیا کہ دربار میں مجھے سجدہ کرو تو ادھر شیخ احمد سرہندی نے جواب دیا کہ یہ سر کٹایا تو جا سکتا ہے۔ مگر درِ غیر پر جھکایا جا نہیں سکتا۔ یہ جواب اکبر نے جب سنا تو اس کے جسم میں انتقام کی آگ بھڑک اٹھی حکم دیا کہ ان کو جیل خانہ میں بند کر دو۔ حکم کی تعمیل ہوا اور جیل خانہ میں بند کر دیا گیا۔ اکبر نے جب اس دنیا سے کوچ کیا تو اس کی جگہ اس کا بیٹا جہانگیر آیا اور اس نے اس مرد مجاہد کو جیل خانہ سے نکال دیا اور پھر اس مرد قلندر کی محنت کارآمد ثابت ہوئی کہ شاہ عالمگیرؒ نے فتاویٰ عالمگیری جاری کیا جو آج تک مسلمانوں کی رہنمائی کر رہا ہے اور دنیا بھر کے مسلمان اس سے فائدے اٹھا رہے ہیں۔

مرزائی استانی کا تبادلہ

ٹنڈو غلام علی (مجلس تحفظ ختم نبوۃ ٹنڈو غلام علی کے اراکین کی درخواست پر مرزائی استانی مسماۃ معصومہ کا تبادلہ ہو گیا۔ تفصیلات کے بعد مذکورہ استانی مسلمان طالبات کو اشارۃً وکنایۃً، دینیات کی دینی تعلیم سے گریز کرنے اور قادیانیت کے پرچار میں ملوث تھی۔ اراکین ختم نبوت کی درخواست پر سنڈیمی ٹیچر کا تبادلہ کر دیا گیا ہے۔

اسے شیطان نے جکڑ لیا، ایک عجیب واقعہ

سید امین گیلانی شیخوپورہ

بلیس پچیس سال ہو گئے ہیں جب اُس نے مجھے بات سنائی تو اُس کی عمر پینتالیس برس کی ہوگی۔ وہ ملیسی ضلع ملتان کا احراری کارکن تھا۔ اُس نے بتایا میرا باپ جادوگر تھا۔ جب میں چودہ پندرہ برس کا ہو گیا تو میرے باپ نے مجھے جادوگری سیکھنے کی ترغیب دی، میں جاہل اور نوعمر تھا مان گیا۔ پھر وہ مجھے ایک روز آدھی رات کے قریب ہندو لوگ شہر سے باہر جہاں اپنے مُردے جلایا کرتے تھے، وہاں لے گیا کچھ منتر پڑھ کر گول دائرے میں ایک حصار کھینچ کر مجھے کچھ اُوٹ پٹانگ سے لفظ سکھاتے اور کہا کہ اس لکیر کے اندر بیٹھ کر صبح تک یہ پڑھتے رہنا۔ حصار کے باہر تمہیں بہت سی بدشکلیں نظر آئیں گی اور تجھے بہت ڈرائیں گی مگر تم خوف زدہ نہ ہونا وہ تمہارا حصار کے اندر کچھ نہ بگاڑ سکیں گی۔ ہاں اگر تم ڈر کر حصار کے باہر آ گئے تو پھر تمہاری خیر نہیں۔ بس تم حصار کے اندر حوصلے سے یہ منتر جاپ کرتے رہو میں علی الصبح خود آ کر منتر پڑھ کر تمہیں نکال لوں گا۔ اس کے بعد اُس نے کچھ منتر پڑھ کر مجھے حصار میں بٹھا دیا اور خود چلا گیا۔ میں نے منتر جاپ شروع کر دیا اور واقعی تھوڑی دیر کے بعد کچھ ہیبت ناک شکلیں ظاہر ہو کر مجھے شکلیں بگاڑ بگاڑ کر اور جھپٹ جھپٹ کر چیخ چیخ کر ڈرانے لگ گئیں۔ میں وہ منظر برداشت نہ کر سکا اور بھاگنے کے لیے چھلانگ لگا کر حصار سے باہر کود پڑا پھر مجھے ہوش نہ رہا۔ صبح جب میرا باپ آیا تو میں حصار کے باہر بے ہوش پڑا تھا اور میرے ہاتھ پاؤں جڑ کر ناقابل حرکت ہو چکے تھے۔ وہ مجھے اُٹھا کر گھر لے آیا پھر مجھے ہوش تو آ گیا مگر ہاتھ پاؤں حرکت سے عاری ہو چکے تھے میرے چچا کو جب پتہ چلا تو وہ میرے باپ سے بہت ناراض ہوئے اور مجھے اپنی نگرانی میں لے کر بہت علاج کرایا مگر میں صحت مند نہ ہو سکا۔ ایک دن انہیں پتہ چلا کہ ہمارے شہر میں دیوبند سے کوئی بہت بڑے بزرگ وعظ کے لیے آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مجھے اُٹھایا اور اُن کی قیام گاہ میں اُن کے سامنے لے جا کر بٹھا دیا۔ انہوں نے مجھے دیکھتے ہی بلند آواز سے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا اور کہا لے جاؤ اِسے شیطان نے باندھ رکھا ہے، چچا مجھے اٹھا کر واپس لے آئے، وہ بزرگ دوسرے دن چلے گئے، سردیوں کے دن تھے چچا نے مجھے مکان کے باہر چھڑے پر بیٹھی رکھ کر دھوپ میں بٹھا دیا اور خود کسی کام سے چلے گئے، ایک پٹھان گداگر آیا اور کہا لڑکے ہمیں روٹی کھلاؤ۔ میں نے کہا روٹی

(مسلسل)

☆☆

حضرت اقدس

مولانا محمد عبداللہ صاحب قدس سرہٗ خانقاہ سراجیہ اور ختم نبوت

از ــ جمعو خان ــ بجار

حضرت اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ اسلام اور داعی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حرمت و ناموس کو عقیدۂ ختم نبوت کی اساس سمجھتے تھے چنانچہ آپ اس عقیدہ کو ایمان کا موقوف علیہ تصور فرماتے ہوئے اس کے تحفظ کے سلسلے کو حرزِ جان کی طرح اولین اہمیت دیتے تھے۔ ختم نبوت کے منکروں، اس عقیدہ میں من گھڑت تاویلات کرنے والوں اور جعلی نبوت کے قائلین کو اسلام کا سب سے بڑا دشمن گردانتے تھے۔ ۱۹۵۳ء میں جب تحریک ختم نبوت اُبھری، تو آپ نے اس کی پوری طرح پشت پناہی فرمائی۔ عقیدۂ حق کا اعلان کرنے والوں کی گرفتاریاں شروع ہوئیں اور ان پر گولیاں برسنے لگیں، جہاں جہاں آپ کے متوسلین تھے انہوں نے اس تحریک میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ خود آپ نے مرکز میں رہ کر اس تحریک قیادت فرمائی موجودہ سجادہ نشین قطب الاقطاب حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کو برملا اعلان حق کرنے اور میانوالی اجلاس منعقد کرنے کے لئے بھیجا۔ حضرت قبلہ، تعمیل ارشاد کے پیش نظر قید و بند کی صعوبتوں سے بے نیاز میانوالی تشریف لے گئے۔ اور خود کو گرفتاری کے لئے پیش کر دیا۔ پہلے میانوالی جیل میں رہے پھر بورسٹل جیل لاہور منتقل کر دیئے گئے۔ بعدازاں اس تحریک کو دبانے کے لئے اس دور کے وزیراعظم خواجہ ناظم الدین نے حدود لاہور میں جو تحریک کا سب سے بڑا علمی مرکز تھا مارشل لاء نافذ کر دیا۔

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحؒ کے متعلق حکم دے دیا گیا کہ جہاں ملیں، انھیں گولی مار دی جائے۔ مولانا ہزاروی رحؒ حضرت اقدس کے حلقۂ ارادت میں شامل تھے۔ آپ کو ان کی حفاظتِ جان کی فکر ہوئی۔ انھیں لاہور سے خانقاہ شریف خاص حکمت عملی سے لایا۔ پھر کسی محفوظ و مخفی مقام پر حالات درست ہونے تک رکھا گیا۔ پھر جب لاہور میں اس تحریک کے سلسلے میں تحقیقاتی کمیشن بیٹھا تو منکرین ختم نبوت کے خارج از اسلام ہونے اور عقیدۂ ختم نبوت کو اسلام کا بنیادی عقیدہ ثابت کرنے کے لئے علمائے اسلام کا بورڈ حکیم عبدالمجید سیفی کے مکان بیڈن روڈ پر بیٹھا متعلقہ کتب فراہم کی گئیں۔ تحریک مرزائیت سے متعلق تمام لٹریچر جمع کیا گیا۔ علمائے کرام ختم نبوت کے عظیم الشان مسئلہ کے اثبات میں کتابوں سے حوالے تلاش کر کے فراہم کرتے رہے۔ حتیٰ کہ مودودی جماعت کے افراد بھی حکیم عبدالرحیم اشرف لائلپوری کی سرکردگی میں اس مرکز تحقیق سے اپنے لیے کار آمد مواد حاصل کر کے لے جایا کرتے تھے۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

نہیں ہے۔ کہنے لگا اچھا پہلے دیدو میں نے کہا کہ میرے بازو حرکت نہیں کرتے تم خود میری جیب میں ایک آنہ ہے وہ نکال لو اُس نے حیرانی سے مجھے دیکھا پھر خود ہی میری جیب سے اکنی نکال کر تیز تیز قدموں سے چلا گیا پھر وہ آدھ گھنٹے کے بعد آیا اور ایک سفوف کی پڑیا مجھے کھلا کر کہا کہ تم ٹھیک ہو جائے گا۔ اُس کے جانے کے بعد مجھے ایک دم تیز بخار ہو گیا۔ جب میرا چچا واپس آئے تو میں نے کہا کہ مجھے سخت بخار ہے مجھے اندر چارپائی پر لٹا دیں اور پٹھان کا واقعہ بھی سنا دیا۔ وہ مجھ سے خفا ہوئے اور میں بخار میں بے ہوش ہو گیا۔ اب کیا دیکھتا ہوں کہ وہی پٹھان مجھے لاتوں اور گھونسوں سے مار رہا ہے۔ اور میں روتے جا رہا ہوں، اتنے میں وہی بزرگ جنہوں نے لاحول پڑھی تھی آگئے اور کہا بیٹا دلیر بنو اٹھو تم بھی اسے مارو اُن کی خبر سے مجھ میں ہمت پیدا ہو گئی اور میں نے بھی اُسے لاتوں اور گھونسوں سے پیٹنا شروع کر دیا حرکت اور جوش کی وجہ سے میں معاً بیدار ہو گیا۔ میرا جسم پسینے میں شرابور تھا اور نقل و حرکت کی قوت عود کر چکی تھی۔ میں خوشی سے چیخت ہوا چچا کے پاس پہنچا اور خواب کا واقعہ سنایا، وہ بے ساختہ پکار اٹھے یہ سب اُس بزرگ کی کرامت ہے۔ میں نے پوچھا اس بزرگ کا نام کیا تھا؟ اُس نے کہا

"علامہ سید انور شاہ کشمیری" رحمۃ اللہ علیہ

چک ۲۳ بھاگٹانوالہ میں جلسہ

بھاگٹانوالہ (پ ر) چک ۲۳ جنوبی سرگودھا میں شہادت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جلسہ سے مجاہد ختم نبوت مولانا محمد عبدالخالق صاحب صدیقی، مولانا ضیاء الحق صاحب اور مناظر اسلام مولانا محمد یوسف صاحب رحمانی نے خطاب کیا۔ مولانا محمد عبدالخالق صدیقی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آمنہ کے لعل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کو ختم کر دیا۔ ☆

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

س: جیسا کہ ہم نے سنا ہے کہ مرد اور عورت اکٹھے نماز نہیں پڑھ سکتے یعنی ایک ہی صف میں برابر برابر کھڑے ہو کر اس کی وضاحت فرمائیں کہ کیا یہ ایک مرد اور عورت کی بات ہے جن کا آپس میں کوئی رشتہ نہ ہو یا کہ میاں بیوی، بہن بھائی باپ بیٹی پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ کیا یہ ممانعت باجماعت نماز کے لیے ہے یا یہ کہ اپنی نماز ایک ہی صف میں پڑھنے سے بھی منع ہے؟

ج: جماعت کی نماز مرد عورت برابر نہیں کھڑے ہو سکتے خواہ میاں بیوی ہوں باپ بیٹی یا ماں بیٹا یا بہن بھائی، اگر اپنی اپنی الگ پڑھ رہے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

موسیقی کی لت کا علاج

سلطان محمود، کوئٹہ۔

س: میری عمر ۲۳ سال ہے ۲۰ سال کی عمر تک مجھے موسیقی سے بے حد لگاؤ رہا۔ ۱۹۸۱ء میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے بعد سے میں نے ہر طرح کی موسیقی سننے ٹیپ ریکارڈر اپنے پاس رکھنے یا گاڑی میں استعمال کرنے سے اور ٹی۔وی وغیرہ۔ تمام سے توبہ کر لی۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے جب بھی صبح فجر کی نماز کے لیے اُٹھتا ہوں تو دماغ میں گانے بھرے ہوتے ہیں۔ عشاء کے بعد سوتے وقت یہی حالت ہوتی ہے اور دن میں اکثر اوقات یہی حالت رہتی ہے۔ اس کیفیت سے سخت پریشان ہوں۔ برائے کرم کوئی روحانی علاج تجویز فرمایئے

ج: غیر اختیاری طور پر اگر گانے دماغ میں گھومنے لگیں تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ کثرت ذکر اور کثرت تلاوت سے رفتہ رفتہ اس کیفیت کی اصلاح ہو جائے گی۔ جیسے کوئی چیز دیکھنے کے بعد آنکھیں بند کر لیں تو کچھ دیر تک اس چیز کا نقشہ گویا آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ رفتہ رفتہ زائل ہو جاتا ہے۔ بقول شخصے "اسی سال کا لگا ہوا رام رام" نکلتے نکلتے نکلے گا" ایک دم تھوڑا ہی نکلے گا۔ بہرحال اس سے گھبرانے کی ضرورت نہیں البتہ توبہ و استغفار کی تجدید کر لی جایا کرے۔

س: میں کراچی میں گذشتہ ماہ تک نفل نماز ۱۲ بجکر ۱۰ منٹ یا ۲۰ منٹ کے بعد پڑھتا رہا۔ دن کے وقت یہاں کو نیز میں ایک مسجد میں لکھا دیکھا۔ مکروہ وقت استوار الشمس جو آج کل ۱۱ بجکر ۵۵ منٹ پر اور زوال تک جو آجکل ۱۲ بجکر ۱۷ منٹ ہے۔ نماز نفل یا سجدہ منع ہے اور استوار الشمس سے ۲۵ منٹ تک مکروہ وقت ہے۔ اس وقت کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ کیا یہ صحیح ہے۔

ج: یہ صحیح نہیں ہے، زوال سے پانچ منٹ پہلے مکروہ وقت شروع ہوتا ہے۔ پون گھنٹہ پہلے نہیں۔

چائے پینا کیسا ہے؟

شمارہ ۱۶ "آپ کے مسائل" میں چائے پینا کیا ہے؟ کے سوال کا جواب اس طرح پڑھا جائے۔ سگریٹ، نسوار اور تمباکو بلا ضرورت مکروہ ہے، ضرورت کی بناء پر مباح ہے، چائے نشہ آور چیزوں میں شامل نہیں کوئی نہ پئے تو بہت اچھا ہے۔ پئے تو کوئی کراہت نہیں۔

بزم ختم نبوت

شاہد احمد صاحب ڈائریکٹر جنرل پٹرولیم کا تردیدی بیان حلفی

میں حلفیہ بیان دیتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب، مرتد، دجال، کافر تھا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج تھا اور اس کے ماننے والے قادیانی اور لاہوری گروپ (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) دونوں کو کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ اور ان پر لعنت بھیجتا ہوں۔ نیز نہ ہی میرا کبھی قادیانیوں اور لاہوریوں سے کوئی تعلق رہا ہے اور نہ ہی ہے۔

میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی سمجھتا ہوں۔ اور آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے ظلی بروزی تشریعی، غیر تشریعی کو کافر سمجھتا ہوں۔

یہ میں نے چند حروف لکھ دیئے ہیں تاکہ سند رہے

(شاہد احمد، ڈائریکٹر پٹرولیم، اسلام آباد)

انبیاء کی خاص نشانیاں

۱۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا کوئی دنیاوی استاد نہیں ہوتا۔ (اور جو کوئی کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کرے وہ نبی نہیں ہوتا) (ازالہ)

۲۔ اسم واحد ہوتا ہے مرکب نہیں ہوتا مثلاً ابراہیم، اسمٰعیل، اسحٰق، یعقوب، یوسف، موسیٰ، عیسیٰ، یعقوب اور محمد علیہم السلام، مگر محمد طفیل، محمد اکبر، غیاث الدین، غلام رسول، غلام احمد نہیں ہوتا۔

۳۔ کلام مختصر مگر جامع، فصیح بلیغ کرتا ہے۔

(حکیم مسرت علی ٹنڈو آدم)

قاری سعید پر قاتلانہ حملہ کی مذمت

ہفت روزہ ختم نبوۃ میں مولانا قاری سعید احمد صاحب خطیب خوشاب پر قاتلانہ حملہ کی خبر پڑھی اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں۔ حملہ کے مرتکب قادیانیوں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے اور سخت سزا دی جائے

(محمد یوسف رانا، کروڑ لعل عیسن)

رسالہ بہت ہی شاندار ہے

رسالہ بہت ہی شاندار ہے۔ میں ہر ہفتہ ختم نبوۃ رسالہ کا منتظر رہتا ہوں۔ جیسے ہی اخبار دینے والا آتا ہے اس کے ہاتھ سے جھپٹ لیتا ہوں۔ رسالہ میرے ہاتھ میں آجاتا ہے۔ میرا دل پرسکون ہوتا ہے۔ مسرت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اور پھر آئندہ ہفتے کے رسالہ کا منتظر رہتا ہوں۔ رسالہ ختم نبوت نے جس طرح جھوٹے نبی اور قادیانیوں کا پول دنیا کے سامنے کھولا ہے۔ اس کی ماضی میں نظیر ملنی مشکل ہے۔ مجھے امید ہے کہ ختم نبوت رسالہ کی وجہ سے قادیانیوں کے مکر و فریب روز بروز دنیا بھر کے مسلمانوں پر واضح ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ (محمد حسین مہدی بلتستانی، کوئٹہ)

کن الفاظ میں داد تحسین پیش کروں

بندہ رسالہ ختم نبوت کا پرانا قاری ہے۔ میں اس گلشن ختم نبوت کو کن الفاظ میں داد تحسین پیش کروں۔ خصوصاً حضرات منتظمین کو کہ اس رسالہ کے ذریعہ سے قادیانیوں کے اور تمام غیر مذاہب کے خبیث عزائم پارہ پارہ ہوتے ہیں اور یہ رسالہ اپنی جگہ ایک ممتاز اور منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ یہ رسالہ دشمنان اسلام کو بے نقاب کرتا ہے۔

(محمد رمضان آصف، کمکڈ ضلع اٹک)

قادیانیوں کی صد سالہ جوبلی

مسلم بھیروی

مرزا غلام احمد کے گدی نشینوں نے قادیانیوں کو بشارت دی تھی کہ سو سال پورے ہونے پر ۱۹۸۹ء تک غلام ازم (قادیانیت) ساری دنیا پر غالب آجائے گا اور اس غلبہ اور فتح کی خوشی میں قادیانی ۱۹۸۹ء صد سالہ جوبلی کے نام سے جشن منائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی اور اس اعلان کے بعد سے قادیانیوں کو مسلسل عذاب الٰہی کے تھپیڑے سہنا پڑے۔ اور ان کے لیڈر اہل اسلام کے مقابلہ پر پے در پے شکستیں کھا کر غلام ازم کے مولد و مسکن انگلینڈ میں پناہ گزین ہو گئے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ ۱۹۸۹ء تک قادیانی قصۂ پارینہ ہو کر رہ جائیں گے اور اس صد سالہ جنگ میں قادیانیوں کی بجائے اہل اسلام فاتحانہ طور سے "صد سالہ جوبلی" منانے نظر آرہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

پاکستان میں مقیم فریب خوردہ قادیانیوں کو اپنے جھگڑالو اور جیب کترے لیڈروں کے طرز عمل سے دل شکستہ ہونے کی بجائے، بصیرت سے کام لیکر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر توبہ کرنا چاہیے۔ اور فوراً رجوع الی الحق کر کے عذاب الٰہی سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیے۔

وما علینا الا البلاغ

قادیانیت "دیندار انجمن" کے روپ میں

محبانِ رسولؐ نے قادیانیت کو اقلیت قرار دیا۔ اس مقصد کے لیے آئین میں ترمیم بھی ہو گئی اور صدارتی حکم بھی جاری ہو چکے ہیں۔ مگر ان کی عیارانہ چال انجمن دیندار پاکستان کے روپ میں ترقی پذیر ہے۔ اس کا مرکزی دفتر کورنگی کراچی میں قائم و دائم ہے۔

مذکورہ انجمن دیندار پاکستان کا بانی صدیق دیندار ہے جس کو ہندوؤں میں صدیق چن بسو ایشور کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ موصوف مرزا غلام احمد قادیانی کے خود ساختہ "عشرہ مبشرہ" میں شامل ہے۔ اس طرح قادیانی اپنا کھیل کھل کر کھیل رہے ہیں۔ اس کو بند کرنا ضروری اور لازمی ہے۔ تاکہ ان کے مذموم عزائم اور کاروبار سے پاکستانی عوام اور مسلمانانِ عالم کو بچایا جا سکے۔

میری التجا اور التماس ہے کہ اس جماعت کی تحقیق کی جائے اور مرزا قادیانی کے خود ساختہ عشرہ مبشرہ کی تفصیلات جاری کی جائیں اور ان کی فہرست ہفت روزہ ختم نبوت میں شائع کی جائے۔

(سید ناظم حسین ایم اے کراچی)

رسالہ سارے عالم اسلام کا ترجمان ہے

میں فخریہ کہہ رہا ہوں کہ ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل واحد جریدہ ہے۔ جس کے پڑھنے سے انسان میں نئی روح اور نئے ولولے پیدا ہو رہے ہیں۔ اور ہر وقت ہمیں عشق نبویؐ میں گرفتہ اور مسئلہ ختم نبوت پر قربان ہونے کا سبق مل رہا ہے۔ یہ ایک ایسا جریدہ ہے۔ جس کے پڑھنے سے ہر مسلمان نورِ ایمانی سے منور ہو رہا ہے۔ آپ حضرات کی یہ کوششیں [illegible] ہے۔ اللہ ہمیں زیادہ سے زیادہ قربانیاں دینے کی توفیق دیں۔ اور عشق نبویؐ کی توفیق عطا فرمائیں۔

(حاجی حسن گل، پشاور)

شیزان کا بائیکاٹ کیوں ضروری ہے؟

ہفت روزہ ختم نبوت میں گستاخ رسولؐ شیزان کمپنی کی مصنوعات کے متعلق اشتہار پڑھ کر دلی مسرت ہوئی کہ مذہبی طبقہ کی طرف سے دیرینہ مطالبہ کی ہفت روزہ ختم نبوت نے تائید کی ہے۔ اور اپنی مہم کا آغاز کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ادارہ ختم نبوت کی طرف سے سوشل بائیکاٹ کے اشتہار و سٹیکر وغیرہ بھی تقسیم کرا کے ملک کے تمام حصوں میں تقسیم کئے جائیں تو خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہو گا۔

اور گستاخ رسولؐ "شیزان فیکٹری" جو کہ قادیانیوں کی ہے۔ اور اس کا اکثر منافع صدر انجمن قادیانیہ کو جاتا ہے جس سے وہ تمام روپیہ پیسہ کفریہ تبلیغ پر خرچ ہوتا ہے۔ یہ بات بھی واضح ہے کہ شیزان فیکٹری کی مصنوعات و مشروبات زیادہ تر مسلمان ہی خرید کرتے ہیں کیونکہ قادیانی تعداد میں کم ہیں تو بالواسطہ قادیانی تبلیغ میں تعاون ہے چونکہ اس کاروباری ادارے سے قادیانیوں کو سرمایہ مہیا کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس مطالبہ کو ملک گیر بنایا جائے تاکہ سادہ لوح مسلمان اس بات سے آگاہ ہو جائیں۔

(قاری شبیر احمد، صدیق آباد ربوہ)

ملک منظور الٰہی بنام وزیر اعظم

جناب محمد خان جونیجو صاحب وزیر اعظم پاکستان، اسلام آباد۔ مورخہ ۱۹۔۹۔۸۶ کے روزنامہ جنگ لاہور کی خبر جس میں قادیانی پیشوا مرزا طاہر کا یہ بیان "اللہ تعالیٰ پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا" فوری نوٹس لیں کہ قادیانیوں کا نام نہاد خلیفہ پاکستان کو ختم اور نیست و نابود کرنے کے لیے کیا کیا سازشیں کر رہا ہے۔ اگر آپ پاکستان کو قائم و دائم رکھنے کے خواہشمند ہیں تو اس قادیانی فتنہ کو ختم کر دیں اور جرمنی یا روس کے یہودیوں کی طرح ملک سے نکال دیں یا قادیانی، مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو جائیں۔ نیز قرآنی جہاد کا انکار کرنے والے قادیانیوں کو فوج اور پولیس سے نکال دیں۔

(ملک منظور الٰہی اعوان، سیالکوٹ)

ایک قادیانی کے پیٹ میں مروڑ

آپ کا ۲۱ راگست کا شمارہ پڑھا اور پڑھ کر بہت افسوس ہوا۔ آپ نے قادیانیوں اور احمدیوں کو ملک دشمن عناصر سے تعبیر کیا ہے۔ آپ کو آج پتہ چلا ہے کہ یہ دشمن عناصر ہیں۔ ملک دشمن آپ ہیں۔ کوئی مولانا بجلی گھر بنا پھرتا ہے۔ کوئی مولانا اپنی گھر بنا پھرتا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کو رسوائے زمانہ کہتے ہو۔ اب وہ وفات پا گئے ہیں تو تم گستاخیاں کرتے ہو۔ یہ حکومت عنقریب جانے والی ہے۔ پھر تمہارا پتہ چلے گا۔ اس وقت تو تم [illegible] کی ٹکر سے ہے۔ (محمد سلطان بھٹی قادیانی، مبارک آباد)

قارئین ختم نبوت اور ایجنٹ حضرات سے دردمندانہ اپیل

ہفت روزہ ختم نبوت ایک خالص دینی جریدہ ہے جس کی کوئی مستقل آمدنی نہیں محض اللہ تعالیٰ کے بھروسے اور قارئین کے بھرپور تعاون سے اس کی اشاعت جاری ہے۔ ہمیں یہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ ہفت روزہ کے بعض قارئین بل ادا کرنے میں تاخیر سے کام لیتے ہیں جس سے بلوں کی ادائیگی میں تاخیر ہو جاتی ہے اس لیے گزارش ہے کہ قارئین پابندی سے ہر ماہ بل ادا فرمایا کریں۔ نیز ایجنٹ حضرات سے بھی اپیل ہے کہ وہ بلوں کی ادائیگی میں تاخیر نہ کیا کریں اور منی آرڈر بھیجتے وقت اپنا پورا پتہ اور ایجنسی کا نمبر ضرور لکھا کریں۔

(ادارہ)

پڑھتا جا شرماتا جا

تحریر۔ م۔ ب

چوھدری ظفرو قادیانی کا اصل روپ

چوھدری سر ظفر اللہ خاں مشہور و معروف سیاستدان۔ قادیانیت کے ستون اور شاہی انگریز نواز تھے۔ وہ برٹش سامراج کی غلامانہ خدمات اور ان کے خود کاشتہ پودے (قادیانی مذہب) کے سرگرم رکن ہونے کے باعث دنیوی ترقی کی منازل بہت تیزی سے طے کرتے چلے گئے۔ سر ظفر اللہ چونکہ ساری زندگی بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے۔ اس لئے اکثر نادان ان کی زندگی بڑی خوشگوار اور مطمئن خیال کرتے تھے۔ اور اب بھی اکثر لوگ سمجھتے ہیں خاص طور پر قادیانی حضرات تو ان کی بظاہر شاندار زندگی اور بڑے عہدوں پر تعیناتی کو قادیانی مذہب کی حقانیت پر دلیل قرار دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔

سر ظفر اللہ کی بظاہر شاندار زندگی اندر سے بالکل کھوکھلی اور عبرتناک تھی۔ ان کو ساری عمر گھریلو سکون نصیب نہ ہوا انہوں نے تین شادیاں کیں۔ تینوں کا انجام حسرتناک رہا۔ کوئی شادی کامیاب نہ رہی۔ کوئی نرینہ اولاد نہ ہوئی۔ اس کا بھی انہیں ساری عمر قلق رہا۔ سر ظفر اللہ کو اعلیٰ صلاحیتوں کا مالک ہوتے ہوئے نیز حکومت اور اپنے مذہبی سربراہوں کی مکمل تائید و مدد کے باوجود ساری عمر جن حسرتوں ناکامیوں اور نامرادیوں کا سامنا رہا اور بالآخر نہایت عبرتناک ذلت آمیز موت سے ہم آغوش ہونا پڑا۔ اس کا مفصل حال قارئین درج ذیل سطور میں پڑھیں گے۔ اور ان حالات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف نوع کے عذاب ان پر وارد کئے گئے تاکہ انہیں خبردار کیا جائے کہ قادیانیت سے توبہ کرلیں۔ مگر انہوں نے اس مہلت سے فائدہ نہ اٹھایا۔

سر ظفر اللہ ۱۸۹۳ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مرزا غلام احمد سے متاثر تھے۔ اور قادیان آتے رہتے تھے ظفر اللہ بھی کبھی کبھار ان کے ساتھ قادیان جانے لگے۔ حکیم نورالدین کی دوربین نظر نے لڑکے کی صلاحیتوں کو بھانپ لیا اور ان کے والد کو خط لکھا کر بیٹے کی بیعت کرادو۔ یہ ۱۹۰۷ء کی بات ہے۔ پوسٹ کارڈ ظفر اللہ نے بھی پڑھا جب والد کے ساتھ قادیان گئے۔ تو ان کا خیال تھا والد بیعت کے لئے کہیں گے۔ مگر نہ جانے کیوں انہوں نے بیٹے سے اس سلسلے میں کچھ بھی نہ کہا حتیٰ کہ واپس سیالکوٹ جانے لگے۔ لیکن ظفر اللہ پر چونکہ حکیم نورالدین کا اثر تھا اس لئے ان کے خط کے پیش نظر ستمبر ۱۹۰۷ء میں مرزا غلام احمد کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ ابتدائی تعلیم مشن اسکول سیالکوٹ میں حاصل کر کے ۱۹۱۱ء میں گورنمنٹ کالج سے گریجوایشن کیا۔ ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۴ء تک کنگز کالج کیمبرج انگلینڈ میں پڑھے اور بیرسٹری پاس کی۔ نیز انگلستان۔ سوئٹزرلینڈ اور جرمنی کا سفر کیا۔ ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ ظفر اللہ بچپن سے ہی مشن اسکول قادیانیت اور برٹش سامراج کے جال میں پھنس گئے پھر نوعمری میں ہی انگلینڈ میں انہیں اپنی خاص نگرانی میں انگریزوں نے اعلیٰ تربیت دی اور پھر ساری عمر اس لڑکے کی عقل علم۔ ہوشیاری اور صلاحیتوں کو جس طرح چاہا استعمال کیا۔

یورپ سے واپسی کے بعد ظفر اللہ قدرے ماڈرن ہو گئے تھے۔ ان کا گھرانہ زمیندارانہ تھا ان کے والد اپنے خاندان کی ایک سیدھی سادھی لڑکی سے ان کی شادی کرنا چاہتے تھے۔ جبکہ ظفر اللہ کسی ماڈرن لڑکی سے شادی کرنا چاہتے تھے۔ لیکن والد کے سامنے پیش نہ چلی اور مجبوراً شادی ہو گئی۔ لیکن ظفر اللہ نے عملی طور پر اس لڑکی کو کبھی بیوی کے طور پر قبول نہ کیا۔ نہ اس سے میل جول رکھا۔ حتیٰ کہ ۱۹۲۶ء میں والد کا انتقال ہو گیا۔ والد کے انتقال کے بعد سر ظفر اللہ نے اپنی مرضی سے ایک ماڈرن تعلیم یافتہ اپنی پسند کی تیز طرار لڑکی "بدر" سے شادی کرلی۔ جس سے ان کے ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ جس کا نام امتہ الحئی ہے۔ اس کے بعد کوئی اور اولاد نہ ہوئی۔ سر ظفر اللہ کو نرینہ اولاد کی بہت خواہش تھی۔ اس کے لئے وہ ساری عمر بہت دعائیں دوائیں مجاہدے خیرات صدقے اور سب چلے کراتے رہے مگر نصیب میں بیٹا نہ تھا۔ اور یہ نعمت قادیانی پیر اور برطانوی سامراج بھی دینے میں ناکام رہا۔ بعض بزرگوں نے تو ظفر اللہ سے کہہ دیا تھا کہ چونکہ تم نے پہلی بیوی سے اچھا سلوک نہیں کیا اور دوسری شادی والد کی مرضی کے خلاف کی اور اس طرح

قادیانی محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی کو لیتے ہیں

اس کی روح کو دکھ پہنچایا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ تم سے سخت ناراض ہے اور تمہارے ہاں بیٹا نہیں ہوگا اس ماڈرن بیوی نے ویسے بھی چوہدری صاحب (سر ظفر اللہ) کو وہ تگنی کا ناچ نچایا کہ چوہدری صاحب اس سے زیادہ تر دور ہی رہنے لگے۔ اور اپنے پیرو مرشد مرزا کی فیملی میں دلچسپی لینے لگے۔ مرزا بشیر الدین محمود مرزا غلام احمد کے بیٹے اور ۱۹۱۴ء میں قادیانیوں کے خلیفہ دوئم بن چکے تھے۔ یہ سر ظفر اللہ کے قریباً ہم عمر تھے۔ مرزا بشیر الدین محمود بہت ہوشیار چالاک تیز فہم آدمی تھے۔ انہوں نے شروع سے ہی ظفر اللہ سے یاری گانٹھ لی۔ ظفر اللہ کا بھی گھریلو چپقلش کے باعث اپنے گھر دل نہ لگتا تھا۔ اس لئے اپنے پیر کے لڑکے لڑکیوں میں دلچسپی لینے لگ گئے۔ یہ دلچسپی اتنی بڑھی کہ بیرن

ملک سے پاکستان واپسی پر اپنے گھر کی بجائے مرزا محمود کے گھر ہی قیام کرتے۔ اُدھر ان کی بیوی (والدہ امت الحیٔ) ان کی عدم توجہی سے شاکی رہنے لگی۔ اور غالباً ۶۲ء میں اُس نے ظفر اللہ سے علیحدگی حاصل کرلی۔ اور مشہور قادیانی سرمایہ دار شاہنواز سے شادی کر لی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ظفر اللہ کا بشریٰ ربانی ایک فلسطینی سے شادی کا سلسلہ بن رہا تھا۔ جو ان کی بیوی پر گراں گزرا ہو۔ جب سابقہ بیوی نے شاہنواز سے شادی کر لی۔ تو ظفر اللہ نے جو شاید اسی موقع کے منتظر تھے۔ فوراً فلسطینی نو بر دو دوشیزہ بشریٰ ربانی سے شادی رچالی۔ ظفر اللہ اُس وقت ستر برس کے پیٹے میں تھے۔ اور بشریٰ ربانی نو عمر دوشیزہ تھی۔ اس شادی پر مرزا غلام احمد کے صاحبزادے مرزا بشیر احمد نے قادیانی آرگن "الفضل" میں مضمون شائع کیا۔ جس میں اس شادی پر بڑی خوشی کا اظہار کیا اور سب قادیانیوں سے بیٹے کی پیدائش کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اور خود بھی دعا کی کہ اللہ پاک چوہدری صاحب (سر ظفر اللہ) کو بیٹا عنایت کرے۔ مگر ولئے افسوس کسی قادیانی کی دعا اس بارے میں شرف قبولیت نہ پا سکی۔ ہو سکتا ہے اس طویل مہلت سے فائدہ اٹھا کر اگر چوہدری صاحب قادیانیت سے تائب ہو جاتے۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں اولاد نرینہ سے بھی نواز دیتا۔ یہ تیسری شادی بھی بے ثمر رہی۔ بڈھا گھوڑا لال لگام کے مصداق خوبصورت فلسطینی دوشیزہ کی ان سے نبھ نہ سکی۔ شنید ہے کہ بشریٰ ربانی کا نوجوان ماموں زاد اُس سے ملنے کسی نہ کسی بہانے آتا رہتا تھا۔ اور اسی نے چوہدری صاحب پر پستول بھی اٹھایا تھا۔ بالآخر اسی قسم کے ناگفتنی حالات کی بنا پر یہ شادی بھی ناکام ہوئی۔ اور علیحدگی ہو گئی۔ اور ظفر اللہ بھری دنیا میں اکیلے بے یار و مددگار رہ گئے۔ ان کی بیٹی بھی اپنی ماں کا ساتھ دیتی تھی۔ اس لئے چوہدری صاحب پر بیٹی کا گھر بھی بند تھا۔ مرزا محمود جو ان کا پیر اور یار تھا۔ کئی سال سے مفلوج پڑا تھا۔ دو بھائی کلیفٹ اموات سے مر چکے تھے۔ اور چھوٹا بھائی اسد اللہ خان بیگا فالج سے معذور تھا۔ کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ کہنے کو ان دنوں ہالینڈ میں ہیگ کی انٹرنیشنل کورٹ کے جج تھے۔ بظاہر بڑی شان تھی۔ لیکن اندرونی حالت یہ رہی کہ قریباً پندرہ سال ہالینڈ میں قادیانی مشن کے ایک چھوٹے سے کمرے میں رہتے رہے۔ اور اس کے بعد ۱۹۷۳ء سے ۸۲ء تک انگلینڈ کے قادیانی مشن کے ساتھ ایک کوٹھڑی میں گزارے۔ کوئی عزیز پرسان حال نہ تھا۔ قادیانی مشنریوں کی بیویاں، لڑکیاں، نوکریں سے دل بہلاتے رہتے۔ آخر جب ملک ہوائی جہاز سے اترتے تو ان کے ساتھ کوئی نہ کوئی نوعمر لڑکا ہوتا۔ نوعمر لڑکوں سے ان کی دلچسپی مشہور عام تھی۔

لاہور اور کراچی کی امارت ہمیشہ کے لیے چوہدری خاندان کے نام ہے

ہم نے اوپر جو کچھ لکھا وہ بلا ثبوت نہیں بلکہ اکثر باتیں قادیانیوں کی اپنی کتابوں۔ رسالوں اخباروں میں ہی درج ہیں۔ مثال کے طور پر قادیانی ماہنامہ "خالد" کے ظفر اللہ خاں نمبر میں مرزا محمود کی سب سے چھوٹی بیوی "مہر آپا" چوہدری ظفر اللہ سے اپنے تعلقات کا اظہار یوں کرتی ہیں۔

"اپنی کوٹھی تعمیر ہونے سے قبل جب کبھی آپ حضرت فضل عمر (مراد مرزا محمود) سے ملاقات کے لئے آتے اور مرکز سلسلہ میں قیام فرماتے۔ تو اپنے جس گھر میں حضور (مرزا محمود) کی باری ہوتی (مرزا محمود کی کئی بیویاں تھیں۔ ہر بیوی کے گھر باری باری جاتے) آپ بھی اسی گھر کے مہمان شمار ہوتے۔ جب کبھی مجھے آپ کی میزبانی کا موقع ملتا تو میں آپ کی بیماری کے مدنظر مناسب غذا تیار کرواتی۔ ایک دفعہ آپ نے حضور سے کہا کہ مہر آپا میرے کھانے کا بہت تکلف سے اہتمام کرتی ہیں .... حضرت فضل عمر (مرزا محمود) کے سفر یورپ میں آپ تمام وقت حضور کے ساتھ ساتھ رہے۔ حضور کا تمام کام اپنے ہاتھ سے کرتے۔ آپ کا سامان خود اٹھاتے رہے کیونکہ وہاں ہمارے ہاں کی طرح سامان اٹھانے کے لئے قلی وغیرہ عام نہیں ہوتے .... دوران سفر جب وہیں (اٹلی) پہنچے تو وہاں نہ کوئی قلی تھا نہ مزدور۔ حضرت چوہدری صاحب نے تمام سامان اپنے کندھوں پر اٹھا کر کار سے گنڈولے تک پہنچایا۔ اور مسکراتے ہوئے فرمایا دیکھا میں نہ کہتا تھا کہ اس قدر سامان نہ لے جائیں۔ خیر بیبیوں کو پتہ تھا ظفر اللہ ساتھ ہے۔ خود ہی سامان اٹھانا پڑے گا۔ وہ (چوہدری ظفر اللہ) تو اپنے حبیب حضرت فضل عمر (مرزا محمود) کے عشق و محبت میں اپنی ذات سے بے نیاز ہو کر سب کام کر رہے تھے" یہ اس طرح کے واقعات رائل فیملی (خاندان مرزا) کے لوگ بڑے فخر سے بیان کرتے ہیں۔ جن سے بڑے بڑے قادیانیوں کی غلامانہ خدمات کا اظہار ہوتا ہے۔ مقصد یہ کہ عام قادیانی جب یہ پڑھے گا کہ ظفر اللہ جیسا پائے کا قادیانی بزرگ "رائل فیملی" کا اتنا غلام اور گرکر خدمت کرتا ہے۔ تو وہ بھی ہر طرح غلامی اور خدمت میں ترقی کرے گا۔ نہ صرف خود بلکہ اپنی بیویوں اور بیٹیوں سے بھی "رائل فیملی" کی خدمت کروائے گا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ قادیانی اپنی ماؤں بہنوں بیٹیوں کو رائل فیملی کے افراد سے پردہ نہیں کرواتے اور ان کو مجبور کرتے ہیں کہ رائل فیملی کی ہر طرح تن من دھن سے سیوا کریں۔ اُن کی اطاعت ایسے کریں جیسے کوئی چیز بے حس و حرکت ہو اور اُس سے کچھ بھی کر گزرا جائے وہ چوں نہ کرے چنانچہ اسی ماہنامہ "خالد" کے صفحہ ۱۲۹ پر ایک قادیانی مسٹر عبد المالک چوہدری ظفر اللہ کی قادیانی خلیفہ مرزا ناصر سے ملاقات کا حال یوں بیان کرتے ہیں "ملاقات کے دوران میں نے دیکھا کہ آپ حضور (مرزا ناصر) کے سامنے اس طرح سے کھڑے ہیں گویا کوئی چیز بے حس و حرکت ہے اس روز خاکسار نے اندازہ لگایا کہ ہم میں اطاعت کی وہ روح کمال درجہ نہیں جو امام کی قدر و منزلت کے لحاظ سے ضروری ہے" قارئین اندازہ لگائیں کہ ایک طرف تو قادیانی اپنے مذہب

کو اصل اسلام کہتے ہیں اور اہل اسلام کو گمراہ اور کافر قرار دیتے ہیں اور اپنے تئیں اسلام کے اندر سے برائیاں دور کر کے صحیح اسلام پر کاربند قرار دیتے ہیں۔ لیکن اپنے گریبان میں منہ ڈال کر تو دیکھیں کہ یہ کہاں کا اصل اسلام ہے کہ اپنے آپ اور اپنی ماؤں بہنوں بیٹیوں پر چیز کر گدی نشینوں کے اس طرح قدموں میں ڈال دو کہ مکمل اطاعت ہو جس میں وہ جیسا چاہیں کر گزریں۔ جائز ناجائز حلال و حرام کا فرق ہی نہ رہے۔ انسان کو خدائے لم یزل بنا لینا قادیانی مذہب کا شیوہ تو ہو سکتا ہے۔ اسلام کا ہرگز نہیں۔ جو قادیانیوں کی بیویاں رائل فیملی کی خدمت سے انکار کر دیتی ہیں۔ انکا حال وہی ہوتا ہے جو ظفر اللہ کی بیویوں کا ہوا۔ کہ خاوند نے اپنا ایمان کامل مرزا پر ثابت کرنے کے لیے اپنی بیویوں کو چھوڑ دیا۔ قادیانی نبی اور ان کے خود ساختہ خلفا ہی نہیں بلکہ دیگر بعض نام نہاد دنیا پرست اور گدی نشینوں کو بھی دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی دولتمند ان کے چکر میں پھنس جاتے یا کوئی آسودہ شخص مریدین کے جال میں آ جائے۔ تو کوشش کر کے اس کو گھر بار سے متنفر کر کے اپنے ڈیرے

سر ظفر اللہ کی زندگی اندر سے کھوکھلی اور عبرتناک تھی

کے لیے وقف کر لیتے ہیں تاکہ اُس کی صلاحیتوں اور دولت سے اپنی ذات کے لیے بھرپور فائدہ اٹھایا جاسکے۔ یہی قادیانی خلیفہ مرزا محمود نے ظفر اللہ سے کیا کہ اُسے گھر بار سے متنفر کر کے اپنی ذات کے لیے نوکر چاکر کی طرح کام لیا اور ذاتی فائدے کے لیے اپنی فیملی کی مستورات تک کو اُس کے سپرد کر دیا اور ظفر اللہ کی صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ حاصل کیا۔ اور اُس سے قادیانی مذہب کے لیے عالمی مبلغ کا کام لیا۔ اور دنیا میں کئی جگہ ظفر اللہ کے ذاتی خرچ سے مشن ہاؤس تعمیر کروائے۔ اُس سے ساری دولت وصیت نامے کے ذریعے قادیانی مشن (یعنی مرزا قادیانی کی آل اولاد جس کی وارث ہے) کے نام لکھوالی۔

"مہر آپا" جو مرزا محمود کی ساتویں بیوی تھیں۔ مرزا محمود کی عمر ۶۰ سال کے قریب تھی اور "مہر آپا" قریباً ۱۹ برس کی تھی جب یہ شادی ہوئی۔ سر ظفر اللہ اپنی سروس کے دوران زیادہ تر یورپ میں ہی رہے۔ اپنی بیویوں بیٹی گھر بار کی تو کبھی خبر نہ لی۔ لیکن مرزا محمود اور ان کی فیملی کو خوب سیر و سیاحت کراتے "مہر آپا" میں خصوصی دلچسپی لیتے تھے۔ محترمہ اپنے مضمون میں آگے چل کر تحریر کرتی ہیں۔

"اس احساس کے تحت کہ میں گوشت کی کوئی چیز نہیں کھا رہی چودھری صاحب نے حضور سے کہا (حضور سے مراد مرزا محمود ہے) حضور! میں حسب سابق شرع کی

مجموعی طور پر ظفرو کی زندگی ناکامی نحوست اور حرماں نصیبی کی تصویر تھی

پابندی ملحوظ رکھتے ہوئے مہر آپا کے لیے ایک خاص ڈش کا انتظام کرتا ہوں ان کو وہ ضرور پسند آ جائے گی۔ یہ کہہ کر آپ نے اس ڈش کا آرڈر دیا جب وہ ڈش تیار ہو گئی تو چودھری صاحب نے حضور سے کہا کہ یہ خاص طور پر مہر آپا کے لیے بنوائی گئی ہے۔ ان سے کہیں اب تو کھا لیں۔ ڈش دیکھنے میں خوش منظر تھی مگر میرا دل کسی طور راضی نہ ہوا۔ اور میں نے ڈش چپکے سے چھپا دی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ اسی طرح آسٹریا میں ایک دفعہ کھانے کا وقت ہوا تو ہم ہوٹل میں آ گئے۔ چودھری صاحب نے میرے لیے بھی انڈوں کا سوپ منگوایا۔ انہیں معلوم نہ تھا کہ مجھے یہ اچھا نہیں لگتا۔ جب چودھری صاحب کو پتہ چلا کہ میں وہ نہیں پی رہی تو آپ نے "زری خورم" کہتے ہوئے پی لیا۔

ایک بار وینس میں چودھری صاحب نے ہم مستورات کے لئے کھلے سمندر کی سیر کا انتظام کیا۔۔۔۔ صاحبزادی امۃ الجمیل، صاحبزادی امۃ المتین (مرزا محمود کی صاحبزادیاں جو کہ دوسری بیویوں سے ہیں) اور میں سیر کے لئے گئے۔ سیر کے دوران چودھری صاحب بہت سے اہم تاریخی مقامات دکھاتے چلے گئے۔ اور ساتھ ساتھ ان کا تاریخی پس منظر بھی بتلاتے رہے۔" طوالت کے خوف سے صرف مختصر اقتباسات ہی درج کئے ہیں قادیانیوں کے اپنے لٹریچر سے ہی ثابت ہے کہ چودھری صاحب اپنے پیر اور ان کے کنبہ میں اس قدر مست تھے کہ انہیں اپنے گھر بار تک کا ہوش نہ تھا۔ اپنی ۹۲ سالہ عمر میں ۹۰ سال تک انہوں نے گھر کا رخ نہ کیا۔ تا آنکہ صحت نے بالکل جواب دے دیا۔ اور موت سر پر منڈلاتی نظر آنے لگی تو ۱۹۸۳ء میں بیٹی کے پاس لاہور آگئے اُسی بیٹی کے گھر اُن کی سابقہ بیوی بھی رہتی تھی۔ ساری عمر بیٹی کے گھر نہ ٹھہرتے تھے کہ ماں کو وہاں سے نکالو۔ مگر بیٹی اس کے لئے تیار نہ ہوئی۔ آخر عمر کنارے ذلیل ہو کر اُسی بیٹی اور سابقہ بیوی کے سامنے اُسی کے گھر رہ کر چل بسے۔

مرزا محمود نے بھی ظفر اللہ کو خوب پھانسے رکھا۔ ایک دفعہ مرزا محمود نے لندن میں میموں کا ڈانس دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تو چودھری صاحب انہیں ایسی جگہ لے گئے جہاں میموں کا عریاں ڈانس ہو رہا تھا۔ اس اجمال کی تفصیل معہ حوالہ جات کے "ختم نبوت انٹرنیشنل" کے ایک گزشتہ شمارے میں تحریر ہو چکی ہے۔

بعض اور مشہور نامور مسلمان ہستیاں مثلاً مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا ابوالکلام آزاد، علامہ اقبال، سر فضل حسین، شیخ تیمور وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی، ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی، میر عباس علی لدھیانوی، مولانا لال حسین اختر، زیڈ اے سلہری وغیرہ بھی شروع میں قادیانی تحریک سے متاثر ہوئے لیکن اپنی خداداد ذہانت اور بصیرت کے باعث وہ جلد ہی قادیانیت کے جال سے نکل گئے۔ اہل اسلام کو اور خاص کر ہندوستان کے نامور مسلمان لیڈروں کو سر ظفر اللہ سے بھی امید تھی کہ وہ جلد یا بدیر دوبارہ اہل اسلام میں واپس شامل ہو جائیں گے۔ مگر

جیسا کہ اوپر کے حالات سے معلوم ہوتا ہے مرزا محمود نے ان کے اردگرد ایسا تانا بانا بن دیا تھا کہ وہ اس میں سے نکل نہ سکے مرزا محمود کو بھی دھڑکا تھا کہ سر ظفر اللہ ہاتھ سے نہ نکل جائے۔ اس لیے وہ چودھری صاحب پر ہر طرح کی نوازشات کرتے تھے۔ مثلاً یہ کہ بڑے بڑے پاکستان کے شہر مثلاً لاہور اور کراچی کی امارت ہمیشہ کے لیے چودھری صاحب کے خاندان کے نام کر دی۔ یعنی لاہور اور کراچی کی قادیانی جماعتوں کا سربراہ (جسے امیر جماعت کہا جاتا ہے) ہمیشہ چودھری ظفر اللہ کے خاندان سے ہو۔ چنانچہ لاہور کا پہلا امیر جماعت چودھری ظفر اللہ کا چھوٹا بھائی چودھری اسد اللہ رہا۔ جب وہ مفلوج ہو گیا۔ تب سے چودھری ظفر اللہ کا بھتیجا اور داماد حمید نصر اللہ لاہور کی قادیانی جماعت کا امیر ہے۔ اسی طرح کراچی کی جماعت کا امیر سر ظفر اللہ کا بھائی چودھری عبد اللہ خاں ساری عمر رہا۔ جب وہ بلڈ کینسر کی بیماری میں مبتلا ہو کر ۱۹۵۹ء میں مر گیا تو ان دنوں شیخ رحمت اللہ نائب امیر تھا۔ وہ چودھری عبد اللہ کی موت کی وجہ سے امیر جماعت ہو گیا۔ اس پر چودھری خاندان نے احتجاج کیا۔ چنانچہ فوری طور پر ربوہ سے مرزا محمود نے ایک وفد مولوی اللہ دتہ جالندھری، مولوی جلال الدین شمس اور مولوی غلام احمد فرخ (جو چوٹی کے قادیانی مربی تھے) پر مشتمل کراچی بھیجا جس نے بھاگ بھاگ کر کچھ لوگوں سے الزامات لگوا کر شیخ رحمت اللہ کو امارت سے علیحدہ کیا۔ اور اس کی جگہ چودھری ظفر اللہ کے قریبی عزیز چودھری احمد مختار کو امیر جماعت کراچی نامزد کر دیا۔ جو تب سے امیر چلا آرہا ہے۔ یہاں یہ امر بھی خالی از دلچسپی نہ ہو گا کہ قادیانی قوانین کے مطابق کوئی امیر جماعت تین سال سے زائد نہیں رہ سکتا تین سال بعد انتخاب کر کے دوسرا امیر بنانا ہوتا ہے لیکن چودھری احمد مختار ۲۶ سال سے امیر جماعت چلا آرہا ہے۔ اسی طرح لاہور کا امیر جماعت جو چودھری ظفر اللہ کا بھتیجا ہے۔ سالہا سال سے امیر جماعت چلا آرہا ہے۔ اگر کسی جماعت کا امیر قادیانی خلیفہ کی مرضی کا منتخب نہ ہو تو وہ اس کا انتخاب کالعدم قرار دے کر اپنا کوئی چمچہ نامزد کر دیتا ہے۔ ان خاندانی مراعات کے علاوہ ظفر اللہ خاں کو پوری دنیا میں قادیانی سرکاری ترجمان کی حیثیت حاصل تھی۔ وہ جس ملک میں بھی جاتے قادیانی مشن کا پورا عملہ ان کے استقبال اور خدمت کو حاضر رہتا۔ وہ مشن ہاؤس میں رہتے اور وہاں کے مشنری اور ان کے بیوی بچوں کا وظیفہ ہوتا کہ وہ ان کی ہر خدمت کریں۔ چنانچہ ہیگ میں عالمی عدالت کے جج کے دوران وہ ہیگ کے قادیانی مشن ہاؤس میں پندرہ سال ۱۹۵۸ء سے ۱۹۷۳ء تک قیام پذیر رہے۔ اس کے بعد لندن کے قادیانی مشن ہاؤس میں فروری ۱۹۷۳ء سے ۱۹۸۳ء تک قیام پذیر رہے۔ قادیانی مشنری بھی اپنے خلیفے کی خوشنودی کے لئے اپنی فیملی کو چودھری صاحب کی سیوا کے لئے وقف کر دیتے۔ چنانچہ ہالینڈ کے قادیانی مشنری اپنے نو عمر بیٹے سے سر ظفر اللہ کے لگاؤ اور بے تکلفی کا اظہار فخریہ بیان کرتے ہیں "ایک دفعہ میرا بیٹا عزیزم عزیز اللہ جب ہالینڈ آیا تو حضرت چودھری صاحب اُسے مشن ہاؤس میں اپنا کمرہ دکھانے لگے .... میرے لئے یہ امر خوشی کا باعث ہے کہ حضرت چودھری صاحب کا سلوک میرے لڑکے عزیزم عزیز اللہ کے ساتھ بھی بڑا مشفقانہ تھا۔ آپ بعض دفعہ بڑی بے تکلفی سے اس کے ساتھ گفتگو فرماتے۔"

باقی آئندہ

ماہنامہ اقرا ڈائجسٹ کراچی
کا خاص نمبر
قطب الاقطاب شیخ الحدیث نمبر
انشاء اللہ نومبر میں شائع ہوگا
جو قطب الاقطاب شیخ الحدیث
حضرت مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ
کے حالات زندگی، فضل و کمالات، علمی خدمات
تصانیف، نادر خطوط، اہم اقتباسات اور مواعظ و حکم
اکابر کی آراء پر مشتمل ہوگا
آپ کے لیے
اقرا ڈائجسٹ کا تحفہ

ایک قادیانی کا غلاظت نامہ جواب حاضر ہے

مرزے کی قبر پر کتے کے پیشاب کا واقعہ چار دیواری کی تعمیر سے پہلے کا ہے

ایک بدبودار قسم کے قادیانی نے اپنے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کی طرح گندی ذہنیت اور خبث باطن کا ثبوت دیتے ہوئے ہمیں اپنے خط میں لکھا ہے :۔

"آپ لوگ لعنتی، خبیث اور بدفطرت ہیں کہ ایک مامور من اللہ، ایک نبی برحق، مسیح زمان مہدی دوراں اور اپنے وقت کے مجدد کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ختم نبوت کے نام نہاد علمبردارو تم نے شمارہ نمبر ۱۲ میں لکھا ہے کہ قادیان کے بہشتی مقبرے میں ایک کتے نے ہمارے حضرت صاحب کی قبر پر پیشاب کر دیا۔ جھوٹ بولتے ہوئے تمہیں شرم آنی چاہیے۔ بے غیرتو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ بہشتی مقبرہ چار دیواری کے اندر ہے" وغیرہ وغیرہ

یہ ہے اس خط کا خلاصہ جو ایک قادیانی نے لکھا ہے ہمیں ایسے خط وقتاً فوقتاً ملتے رہتے ہیں۔ ان کی گالیوں یا دھمکیوں کی ہمارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں اس لیے کہ "قادیانیوں کا آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے" یہ تو عام سی بات ہے کہ باپ کا اثر بیٹے پر ضرور ہوتا ہے۔ خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ —— مرزا قادیانی ان کا روحانی باپ تھا۔ بات بات پر گالیاں بکنا اس کی فطرت تھی۔ اس کی بدزبانیوں اور گالیوں سے عامۃ المسلمین، علماء کرام، اولیاء عظام حتیٰ کہ انبیاء کرام بھی محفوظ نہیں رہے۔ جب گرو بدزبان تھا تو چیلے کیوں بدزبان نہیں ہوں گے ؟

ذیل میں مشتے نمونہ مرزا قادیانی کی بکواسات اور گالیوں کی ایک جھلک حروف تہجی کے حساب سے ملاحظہ ہو، یہ گالیاں اس بدبخت نے خدا کے برگزیدہ رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی ہیں۔ ہمارا جی تو نہیں چاہتا کہ گالیاں درج کی جائیں۔ محض اس مقصد کے لیے شائع کر رہے ہیں تاکہ کسی قادیانی کی آنکھیں کھل جائیں اور وہ راہ راست پر آجائے گالیاں یہ ہیں :۔

الف

اس نادان اسرائیلی، اول درجہ کے نامراد، اجتہادات میں عدیم النظیر غلطیاں کرنے والا۔

ب پ

بدزبان، بداخلاق، بدچلن، بگو، بدمعاش، باعث عذاب بیوقوف، باپ والا، بدکار

ج چ

جھوٹا، چالباز، جھوٹی پیشگوئیوں والا۔

ح خ

خلل دماغ، خودبیں، خدائی کا دعویٰ کرنے والا، خراب چال چلن والا، خراب نسب والا، حقیقی بھائی والا، حقیقی بہنوں والا، حرام کمائی کا عطر ملنے والا۔

د ذ

درماندہ انسان، ذلیل، دیوانہ، دنیادار

ر ز

راستبازوں کے دشمن،

س ش

سادہ لوح، شرابی، سخت زبان، شریر آدمی

ع غ

عقل بہت موٹی، غصہ ور، علم و عمل میں کچے، غلط گو غلط پیش گوئی کرنے والا، غلط اجتہاد کرنے والا، عورت کا عاشق

ف ق

فاحشہ عورتوں سے تعلق رکھنے والا، فطری طاقتوں سے بے نصیب، فریبی، قمار باز، فتنہ پرداز۔

ک گ

کھاؤ، کبابی، گناہگار، گالیاں دینے والا، کم مرتبہ والا، کنجریوں سے آشنائی کرنے والا۔

ل م

مردہ خدا، موٹی عقل والا، متکبر، مسمریزم میں کامل، معجزات سے خالی، مرگی والا، لاف و گزاف کہنے والا، محض سادہ لوح، مکار

ن

نادان اسرائیلی، ناپاک خیال، ناکام، نامراد، نہ حق کا پرستار، نامرد، نجار، ناحق بددعا دینے والا، نہ عابد، نہ زاہد۔

و ہ ی

ولد الحرام، ہیجڑا۔

عربی کا مقولہ ہے الاناء یترشح بما فیہ برتن میں کچھ ہوتا ہے وہی کچھ ٹپکتا ہے۔ اصل میں مرزا قادیانی ہی بدزبان، بدچلن، بداخلاق، بدمعاش، بدکار، عورت کا عاشق، فاحشہ عورتوں سے تعلق رکھنے والا، کنجریوں سے آشنائی کرنے والا، ولد الحرام وغیرہ وغیرہ تھا۔ اس نے خدا کے سچے پیغمبروں کو بھی اپنے جیسا سمجھا (العیاذ باللہ) اس تحریر کو پڑھ کر قادیانی فوراً ہم پر یہ فتویٰ جڑ دیں گے کہ ختم نبوت والے بااخلاق گالیاں دیتے ہیں۔ حالانکہ ہم گالیاں نہیں دیتے، مرزا قادیانی نے جو گالیاں دی ہیں۔ قادیانیوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے انہیں ہی نقل کر دیتے ہیں۔ ان گالیوں کو پڑھ کر مرزا نگار اور دوسرے قادیانی بتائیں کہ کیا مذکورہ بالا گالیاں، گالیوں کے زمرے میں آتی ہیں یا ان سے اظہار محبت یا عقیدت ہوتا ہے۔ اگر اظہار محبت کے زمرے میں آتی ہیں تو قادیانیو تمہیں مبارک اگر واقعی یہ گالیاں ہیں تو پھر کوئی شریف آدمی اس قماش کے آدمی کو نبی تو کیا شریف انسان بھی ماننے کو تیار

نہیں۔

رہی یہ بات کہ ہم نے ہفت روزہ ختم نبوت میں یہ لکھ کر "کہ مرزا قادیانی کی قبر پر کتے نے موت دیا" جھوٹ بولا ہے (بقول قادیانی مراسلہ نگار کے) "بہشتی مقبرہ" چار دیواری کے اندر ہے تو ہم قادیانی مذکور کی تسلی کے لیے خود ان کے اپنے رسالے کا حوالہ پیش کر رہے ہیں۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ بہشتی مقبرہ کی چار دیواری بعد میں بنی ہے اور جو واقعہ ہفت روزہ ختم نبوت میں چھپا ہے۔ وہ پہلے کا ہے حوالہ یہ ہے: "قبرستان بہشتی مقبرہ کا قیام تو حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا قادیانی علیہ اللعنۃ) .... کے عہد میں .... اواخر ۱۹۰۵ء میں عمل میں آگیا تھا۔ لیکن اس کے اردگرد دیوار نہ تو حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کی زندگی میں اور نہ ہی ایک لمبا عرصہ تک بن سکی یہاں تک کہ تقسیم ملک کے بعد حفاظتی نقطۂ نگاہ سے ایک معمولی کچی دیوار بہشتی مقبرہ کے مغربی جنوبی اور مشرقی جانب بنائی گئی جو وقتی ضرورت کے لیے تھی" (الفرقان ربوہ درویشاں نمبر اکتوبر ۱۹۶۳ء صفحہ ۱۰۴)

قادیانی مراسلہ نگار ہی یہ گتھی سلجھائے کہ جھوٹ کس نے بولا؟

مرزا قادیانی کی پیروی

میں غلط اور تضاد بیانی کا نمونہ

جنگ ۱۲ر اگست میں چھپنے والی خبر جس میں قادیانی علیحدہ وطن "قادیانستان" کے مطالبہ کے لیے بھارت سے مدد طلب کریں گے۔ کے عنوان کے تحت "پاکستان میں قادیانیوں کی تعداد ۳۵ر لاکھ ظاہر کی گئی ہے، جبکہ کل دنیا میں قادیانیوں کی کل تعداد ڈیڑھ کروڑ اور پاکستان میں ہلاک کئے جانے والے قادیانیوں کی تعداد ۱۵ ہزار بتائی گئی ہے ـــــــ جبکہ "ڈھول" جو قادیانیوں کا سب سے زیادہ اسلام اور مسلمان دشمنی سے بھرپور ہفت روزہ ہے، کی ۳۰ر اگست کی اشاعت میں پاکستان میں قتل کئے جانے والے قادیانیوں کی تعداد صرف ۱۴ر بتائی گئی ہے، غالباً یہ مرزا کے اصول پانچ اور پچاس میں صرف نقطہ کا فرق ہے، سے اخذ کر کے چودہ اور پندرہ ہزار میں کوئی فرق نہیں صرف چند نقطوں اور شوشوں کا فرق ہے، جو قابل اعتبار نہیں۔

"مجلس شوریٰ میں ایک سوال کے دوران وزیر مذہبی امور نے بتایا ہے کہ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان میں قادیانیوں کی تعداد ایک لاکھ سے ذرا اوپر ہے یعنی ۱۰۴۲۴۴"

(البلاغ جنوری ۸۵ بحوالہ پاکستان ٹائمز)

یہاں بھی براہین کی پچاس جلدوں کا کلیہ کارفرما ہے۔ اسی طرح پوری دنیا میں قادیانیوں کی تعداد کو قیاس کرلیا جائے۔ "دروغ گو را حافظہ نباشد" فلعنۃ اللہ علی الکاذبین

☆☆

عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن

مولانا عبدالرشید ربانی جناب عبدالرحمن یعقوب باوا مولانا محمد اجمل قادری کی تقریریں۔

حافظ محمد اقبال رنگونی

قادیانیوں سے ہر قسم کا بائیکاٹ کیا جائے

مولانا عبدالرشید ربانی (ڈیوزبری)

خطبہ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا کہ اس ملک میں علماء حق نے ہمیشہ قادیانیت کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ اس سلسلے میں جمعیت علمائے برطانیہ نے انگریزی میں ایک اشتہار بھی شائع کیا ہے اس کو خود پڑھئے گھر میں چسپاں کیجئے تاکہ ہمارے بچوں کو بھی معلوم ہو کہ قادیانی کیوں کافر ہیں۔ ایک اور بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہاں کے ماحول اور حالات کے مطابق ہم پورے ملک میں یہ دیکھ رہے ہیں کہ قادیانیت کے ساتھ رواداری کے نام سے ہمارے مسلمان ان کی شادی بیاہ تقریبات کے موقعوں پر شامل ہوتے ہیں۔ ایک مسلمان اور مومن کے لیے نہایت بے غیرتی کا مقام ہے کہ وہ مرزا غلام احمد جیسے دجال اور کذاب کے ماننے والوں کی تقریب میں شامل ہو۔ میں آپ سب حضرات سے گزارش کروں گا کہ ان لوگوں کی ہر تقریب، تجارت، خوشی، غمی، لین دین کا بائیکاٹ کریں

قادیانی مسئلے کا آخری حل: ارتداد کی شرعی سزا نافذ کرو

جناب عبدالرحمن یعقوب باوا صاحب

خطبہ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا۔ جناب صدر، علماء کرام اور سامعین!

اس مختصر سے وقت میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی ابھی آپ نے افغان مجاہدین کے سربراہ کی تقریر سنی ہے۔ قادیانیت افغانستان میں آج تک پنپ نہیں سکی اس کی وجہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں دو قادیانی افغانستان میں داخل ہوئے تو اس وقت افغانستان کے حکمران نے مفتیوں کو بلایا تحقیقات ہوئیں اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ یہ

مسلمانوں کی نئی نسل کے ایمان کا تحفظ کیا جائے!

مولانا میاں محمد اجمل قادری صاحب لاہور کا خطاب

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا۔

حضرات محترم ۔ دوسری بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس آج ایک ایسے موقعہ پر منعقد ہو رہی ہے جبکہ قادیانیت اپنے لیے نئی پناہ گاہ تلاش کرنے میں مصروف ہے۔ آپ حضرات نے ان اکابر کی زبانوں میں قادیانیت کی تقریباً سو سال کی تاریخ سنی اور اس کے تعاقب کی داستان سماعت کی جذباتیت اور حقیقت پسندی دو ایسی چیزیں ہیں جو کسی بھی قافلے کے زندگی کا سامان ہوا کرتی ہیں۔ ہمارے اکابر نے اس فتنہ کا تعاقب جس انداز سے فرمایا ہے اس میں جوش کے ساتھ ساتھ ہوش بھی ساتھ رہا اور اللہ نے ان لوگوں کو وہ بے مثال کامرانی نصیب فرمائی کہ تاریخ عالم میں بہت کم ایسے واقعات

لوگ مرتد ہیں تو ارتداد کی شرعی سزا نافذ کر دی۔ آج سو سال کا عرصہ گذر گیا ہے لیکن یہ لوگ اپنی روش سے باز نہیں آئے اور بار بار اسلام اور مسلمانوں کو چھیڑتے ہیں۔ ان کے علماء کو اغواء کر کے قتل کرتے ہیں۔ ان کے دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اس لیے آج ان بدبختوں کا واحد علاج وہی ہے جو اسلام نے بتلا دیا ہے اگر یہ لوگ راہ راست پر آجاتے ہیں تو ہم گلے لگانے کو تیار ہیں اور اگر مرزا غلام احمد قادیانی کو مان کر اور امت مسلمہ کو بار بار چھیڑ کر ہمارے دلوں کو زخمی کرنا ہی مقصود اعظم ہو تو پھر مسئلہ کا آخری حل یہی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو یہی وجہ ہے کہ اسلام کے خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق اکبرؓ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف فوج کشی کی اور اس کو واصل جہنم کیا تھا۔ یہ ایک اسلام کا اصولی قانون ہے۔ حکومتوں کے باغی کو پھانسی پر چڑھایا جاتا ہے تو اسے کوئی ظلم نہیں کہتا تو اگر اسلام کے باغی کو بھی ختم کر دیا جائے تو اس پر ظلم و ستم کا الزام لگانا کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے۔

ملے ہیں جس میں کسی تحریک کو اس درجہ میں کامیاب بنایا گیا۔

حضرات! آج وہ پاکستانی یا وہ غیر ممالک میں بسنے والے لوگ جنہوں نے اس ملک کو اپنا مستقل وطن بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے ان لوگوں کے لیے سب سے اہم مسئلہ اپنی اولاد اور نئی نسل کی تربیت کا ہے اور تربیت اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس میں عقائد کا لحاظ نہ رکھا جائے۔ آج کی نوجوان نسل مخلوط تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہے۔ اس کے نتیجہ میں آپ لوگ خواہ کتنی محنت کیوں نہ کریں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان مخلوط تعلیمی اداروں سے نکلنے والی نسل اپنے عقائد اور اپنے نظریات سے بے بہرہ ہو جاتے ہیں اس لیے جو چیز سب سے زیادہ لائق غور و فکر ہے وہ یہ ہے کہ آپ حضرات ایسے تعلیمی اداروں کا بندوبست فرمائیں خاص طور پر بچیوں کی تعلیم کو سر فہرست رکھیئے اور ان کو عقائد کی ایسی تعلیم دیں کہ اعدائے اسلام کسی طرف سے بھی ان کے عقائد کو متزلزل نہ کر سکیں۔

حضرات! ہمارے اکابر نے سب سے پہلے اس چیز کو مد نظر رکھا۔ دارالعلوم دیوبند کی تاریخ پڑھیے۔ یہ وہ مرکز بنا جس سے ہزاروں کا ایمان محفوظ ہوا۔ ہزاروں کے سوالات کے جوابات ملے۔ ہزاروں اعتراضوں کا مدلل و مفصل جواب موصول ہوا۔ دنیا کے بڑے سے بڑے معترض نے جہاں اسلام اور قوانین اسلام پر انگلی اٹھائی، ہمارے ان اکابر نے اس کا جواب دیا اور دنیا کے مسلمانوں کو اپنا ایمان، اپنے عقائد سے کسی محاذ پر پیچھے ہٹنے نہ دیا۔ اس لیے آج ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ حضرات ایسا تعلیمی ادارہ قائم کریں اور اس سے ایسی نسل تیار کریں جو اعدائے اسلام کے ہر رمز کو ہر بھید کو بھانپ کر اس کا منہ توڑ جواب پیش کرے تاکہ آنے والی ہماری نسلوں کا ایمان محفوظ رہے اور اعدائے اسلام اپنی چال میں کبھی کامیاب نہ ہو سکیں۔ میں اکابرین کو بھرپور مبارک باد پیش کرتا ہوں جنہوں نے وقت کے ایک اہم مسئلہ کی طرف یہاں کے مسلمانوں کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(وما علینا الا البلاغ)

☆☆

ملازمت کا جھانسہ دیکر بیرون ملک بھیجنے والے
قادیانی ادارے کا انکشاف

شاہراہ قائدین سے ہٹ کر P.E.C.H.S میں ایک افرادی قوت کو صنعتی کام سکھانے کا ادارہ ہے۔ اس ادارہ کا نام ٹیک ڈی میٹ ہے۔ بظاہر تو ایک ادارہ ہے مگر در حقیقت یہ تخریبی کارروائیوں کا ایک مرکز ہے۔

آئی ۔ ایچ ۔ حقانی

جو ملت اسلامیہ اور وطن عزیز کو ایسے نقصانات پہنچا رہا ہے۔ جس کی تلافی ممکن نہیں ہے۔ یہ ادارہ دراصل قادیانی ٹولہ کا بڑا مرکز ہے اور اس ادارہ کا براہ راست تعلق لندن میں مقیم مرتد مرزا طاہر سے ہے۔ یہ ادارہ کراچی میں قادیانیوں کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ اور MEETING POINT ہے۔ تربیتی ادارہ کی آڑ میں قادیانی اپنے مذموم عزائم میں مصروف ہیں اور ان کو کوئی روکنے والا نہیں ہے۔

یہ ادارہ ربوہ اور لندن سے موصول شدہ لٹریچر اور خبریں اکٹھا کرنے کا مرکز بھی ہے۔ اور قادیانیوں کی نیوز ایجنسی بھی، تمام لٹریچر پہلے اس ادارے میں اکٹھا کیا جاتا ہے اور اس کے بعد تقسیم کیا جاتا ہے۔

اس ادارہ میں مرزا طاہر کی تقاریر کے ویڈیو کیسٹس تقریری کیسٹس اور پمفلٹ بڑی تعداد میں موجود ہوتے ہیں جو آنے والوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔ اس میں ایک تہہ خانہ ہے جہاں لٹریچر رکھا جاتا ہے۔ دھوکہ دینے کے لیے اس کے ہر دروازہ پر کلمہ طیبہ کے اسٹیکر چسپاں ہیں۔

جس کا مقصد مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے۔ ادارہ کا ڈائریکٹر ایک سرکاری افسر ہے جس کا تعلق ڈیفنس سے ہے۔ اس کا نام رانا افتخار ہے۔ پاکستان نیوی میں ایڈمنسٹریٹو آفیسر ہے۔ اس شخص کا کام یہ ہے کہ لوگوں کو اپنی افسری سے مرعوب کرے۔ ادارہ بظاہر ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ہے لیکن قادیانیت کے فروغ کا گڑھ ہے۔

یہ ادارہ کھولا تو اس لیے گیا تھا کہ یہاں لوگوں کو فنی تعلیم دی جائے گی جس کے ذریعے وہ باعزت طور سے اپنی روزی کما سکیں۔ جب کام سیکھنے کے لیے نوجوان آتے ہیں تو ان کو سبز باغ دکھائے جاتے ہیں ان سے باقاعدہ فیس بھی لی جاتی ہے۔ مگر ان کو عملی طور پر کوئی کام نہیں سکھایا جاتا، اس طرح سے یہ لوگ اپنا پیسہ ضائع کر دیتے ہیں

ان کام سیکھنے والوں کو ترغیب دی جاتی ہے۔ کہ وہ قادیانی ہو جائیں تو ان کو غیر ممالک میں ملازمت دلوائی جا سکتی ہے۔ اس لالچ میں کئی نوجوان قادیانی بن گئے اور اس کے بعد پتہ نہ چلا وہ نوجوان کہاں گئے۔ اگر کوئی تربیت حاصل کرنے والا ان کو روکے گا آپ مجھے دین سے نہ ہٹائیں تو قادیانی افتخار اس کو دھمکیاں دیتا ہے کہ میں تمہیں گرفتار کرا دوں گا۔ اس طرح غنڈہ گردی سے اس کو خاموش کرایا دیا جاتا ہے۔

یہ سلسلہ سالوں سے جاری ہے۔ اور قادیانی حضرات اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کر رہے ہیں اور قادیانیت کو فروغ دے رہے ہیں۔

یہ قادیانی مرکز ریکروٹنگ ایجنسیوں کے بھیجے ہوئے ملازمت کے خواہش مند لوگوں کا امتحان بھی لیتا ہے اور پیسے لے کر جعلی سرٹیفیکیٹ جاری کرتا ہے۔ بیرون ممالک جانے کے لیے ٹریڈ ٹیسٹ لینے والے اداروں میں ٹیک ٹی ٹیسٹ ایک ہے۔ ٹیک ٹی ٹیسٹ اس ٹریڈ ٹیسٹ کی آڑ میں لوگوں سے بڑی بڑی رقمیں بٹورتا ہے۔ اس طرح ان کا مشن بھی جاری ہے اور مشن کے لیے سرمایہ بھی مل جاتا ہے

ایک اسلامی مملکت میں قادیانی حضرات کھلے عام تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ مگر ان پر گرفت کرنے والا کوئی نہیں، وہ حکومت کی ہر پابندی سے آزاد ہیں۔ قادیانی تعلقات اور سرمایہ کی وجہ سے اپنا ہر کام کرا لیتے ہیں۔ حکومت سندھ کو چاہیے کہ اس ادارہ کی تحقیقات کرائے اور اس کا رجسٹریشن منسوخ کیا جائے۔ رانا افتخار کو پاکستان نیوی سے برطرف کر کے دوہری ملازمت کرنے کے جرم میں سخت ترین سزا دی جائے۔ اس سے کسی قسم کی رواداری نہ برتی جائے۔

یہ ختم نبوت کے منکر اور وطن عزیز پاکستان کے ازلی دشمن ہیں ان کا خاتمہ ضروری ہے۔ حکومت پاکستان سے مطالبہ ہے کہ وہ اس ادارہ ٹیک ٹی ٹیسٹ کے خلاف مؤثر کارروائی کرے اور اس مسئلہ کو ترجیحاً کیبنٹ میں پیش کیا جائے۔ اسی طرح مسلمان نوجوانوں کو گمراہ ہونے سے بچا سکیں گے نیز خدا کے حضور سرخروئی حاصل ہو سکے گا۔

پاکستان کی بقا اور ترقی کے لیے ضروری ہے کہ قادیانیوں کی نظریۂ پاکستان اور اسلام کے خلاف سرگرمیوں کا قلع قمع کیا جائے۔

قادیان کی جھوٹی نبوت کا طول و عرض

یہ نظم مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر نے روانہ کی ہے۔ جس میں قادیان کی جھوٹی نبوت کا طول و عرض بیان کیا گیا ہے۔ ہم مولانا کی خواہش پر اسے جوں کی توں شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

سنو میرے بھائیو عجب ہے کہانی — لکھوں گا وہی جو لکھے قادیانی
کہ لنگر جو خالی پڑا ہے ادھورا — منی آرڈروں سے ہو جائے گا پورا
مٹھن اور خیراتی کی یہ گفتگو ہے — کرشن، جے سنگھ بہادر بھی تو ہے
کہیں اس نے دیکھی جو ایسی ضرورت — عورت بنا پھر وہ مریم کی صورت
بنا جو وہ مریم سنو خوش کلامی — حیض و حمل دیکھ کر نشانی
ہوئی دردِ زہ اور جنی پھر وہ مریم — مریم سے یوں بن گیا ابن مریم
مجدد بنا اور مجدد سے بڑھ کر — بنا وہ پیغمبر، پیغمبر سے بڑھ کر
بنا پھر محمد جو ختم الرسل ہے — مچی ہل چل اور بڑا شور و غل ہے
کسی نے کہا جو، کب دل لگی ہے — کبھی تو مجدد کبھی تو نبی ہے
تو بولا یوں الفت کو ظلی نبی ہے — نہ اِلّا الذی ہے نہ اَلّا الذی ہے!
تلون مزاج کے یہ ہیرے پھیرے — دنیا کے دھندے ہیں سارے یہ تیرے
کمائی بڑھانے کا ہے خوب پھندا — عمر بھر جو دیتا رہے گا وہ چندہ
بہشتی قبر کا سنو اور قصہ! — ساری کمائی کا دیوے جو حصہ
کرے پیا چندہ قبر کا بیانہ — جنت کو ہوگا وہ سیدھا روانہ
جو چندہ نہ دیوے نہ قبریں خریدے — وہ مر کر جہنم کو جائیں گے سیدھے
یہ پیغمبری ہے یا سوداگری ہے — عجب زرگری ہے، عجب زرگری ہے

از مولانا محمد حیات غمگین

عالمی مبلغ مولانا قاضی اللہ یار خان کا گوجرانوالہ میں ورود مسعود

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی اللہ یار خان ۱۱ محرم الحرام سے ۱۷ محرم الحرام تک گوجرانوالہ میں مقیم رہے۔ اس دوران انہوں نے مسجد حنفیہ گلزار باری حافظ آباد روڈ، جامع مسجد رشیدیہ عرفات کالونی گلی ماسٹر والی، محلہ شمس آباد، جامع مسجد حنفیہ گلی مائی لتو والی، جامع مسجد حنفیہ کالو والی حافظ آباد روڈ، جامع مسجد برنے والی سید نگری بازار، جامع مسجد سلطانہ بی بی چاند چوک، مسجد مقدس سید نگری بازار، اونچی مسجد لاہوری دروازہ اور گلی نمبر ۳ محلہ اسلام پورہ میں فتنہ قادیانیت، قادیانیوں کی شر انگیزیوں، عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور دیگر موضوعات پر درس دیئے۔ انہوں نے اسی دوران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وارڈ نمبر ۱۸، وارڈ نمبر ۱۷، ۱۲، ۱۳، ۲۷ اور وارڈ نمبر ۲۶ کے کارکنوں کے اجتماعات سے بھی خطاب کیا ان اجتماعات سے مجلس کے مرکزی جنرل کونسل کے رکن سید احمد حسین زیدی، حلقہ نمبر ۱۸ کے امیر مولانا قاری دوست محمد خلیل، حلقہ نمبر ۱۷ کے امیر مولانا محمد صادق صدیقی اور حلقہ نمبر ۱۶ کے امیر مولانا محمد میاں اسلامی نے بھی خطاب کیا۔

ایس۔ ایچ او، ٹنڈو غلام علی کی یقین دہانی

ٹنڈو غلام علی (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو غلام علی کے اراکین محمد یعقوب ارائیں، محمد یعقوب بزدار، نور محمد خان پٹھان، ڈاکٹر ابوالعرفان راجپوت، سید زبیر فاروق شاہ اور محمد شریف سمتھو نے ایس ایچ او ٹنڈو غلام علی کو قادیانیوں کی اینٹی اسلامک سرگرمیوں، مثلاً صابن دستی میں ناصر اور رفیق نامی مرزائیوں کا اپنی دکان میں قرآنی آیات اور کلمہ کا آویزاں کرنا، ٹنڈو غلام علی میں مرزائی اڈے میں جمعہ کے ملی پوجا پاٹ کے دوران باہر تک آواز آنے کے بارے میں مطلع کیا۔ اس سے ختم نبوت کے شیدائیوں کی دل آزاری اور جذبات مجروح ہو رہے ہیں۔ واقعات محمد سلیم ایس ایچ او کے گوش گزار کئے گئے۔ انہوں نے اراکین مجلس کو یقین دلایا کہ ہم ملک میں نافذ آرڈیننس کی خود بھی سختی سے پابندی کریں گے اور مرزائیوں کو بھی سختی سے عمل کرائیں گے۔

بقیہ : خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

مملکت نظام کی فوراً آنحضرتؐ نے انہی میں سے چند لوگوں کو ارکان دولت مقرر فرمایا۔ جب یہود و مجوس اور سبعیت و شرک کے سائے کسی سے بھی ان کا سامنا ہوا تو آنحضرتؐ کے ساتھ [illegible] کار [illegible] ہے۔ [illegible] میں یہی رفقاء [illegible] تھے جن کے باعث اسلام کی شوکت کا سکہ پوری دنیا پر [illegible]۔ جب آنحضرتؐ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو رفقاء [illegible] سے تجاوز ہو چکی تھی۔ یہ سب لوگ نہ صرف [illegible] کر پوری دنیا کو اس روشنی سے جگمگانے کے لئے نکل پڑے۔ ملک گھروں کو خیرباد کہہ کر ایسی مصیبتوں اور تکلیفوں سے گزرے کہ انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

خلافت راشدہ کے احیاء کی اہمیت

آئیے! ہم سب مل کر اسی مجوزہ دستور کے لیے عملی جدوجہد کریں۔ نظام خلافت راشدہ کے احیاء کے لئے کمر بستہ ہو جائیں۔ آج جب ایک طبقہ اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کے لئے عہد خلافت راشدہ کے تقدس کو پامال کرنے میں مصروف ہے۔ اسلام کی عملی تصویر کو مٹانے کے لئے خلفاء راشدینؓ پر نکتہ چینی اس کا نصب العین ہے۔

ایسے عہد میں ہم سب کو چاہیئے کہ اسلام کے آفاقی نظام کے نفاذ کی جدوجہد کے لئے عہد خلافت راشدہ کی یاد کریں۔ یورپ کے دروازے پر دستک دینے کے بجائے۔ امریکہ اور روس کے قوانین کا جائزہ لینے کے بجائے، فرانس کے ضابطوں کو پرکھنے کے بجائے براہ راست ایسے دستور کا مطالعہ کریں ایسے روشن عہد کا جائزہ لیں۔ ایسی تعلیمات سے ہم آغوش ہوں۔ ایسے نظام حیات سے اپنی مملکتوں کو آراستہ کریں۔ جس کا تجربہ قرون اولیٰ میں ہو چکا ہے جس کی ترقی و تعمیر کی داستانیں قرطاس تاریخ پر چمک رہی ہے۔ جس کے انصاف کے ترانے آج بھی اغیار کی زبانوں پر پڑھے جاتے ہیں۔

آئیے! ۔۔۔ اس صدیقؓ، فاروقؓ، عثمانؓ، مرتضیٰؓ اور امیر معاویہؓ کے ادوار سے اپنے طرز حکومت کے لئے خوشہ چینی کریں۔ جس کی یادداشتیں آنحضرتؐ کے ۲۳ رسالہ نصب العین سے مرتب کی گئی ہیں۔

خلافت راشدہ کا نظام کیوں ضروری ہے؟

آنحضرتؐ کے خلفاءؓ کے طرز حکومت کو اپنانے کے لئے سب سے پہلے خلفاء راشدین کی شاندار کارگزاری بے مثال کارناموں اور ان کے زریں عہد کی مثالوں کو عام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ سکولوں کالجوں یونیورسٹیوں میں صحابہ کرامؓ بالخصوص خلفاء راشدین کی مقدس زندگی کو متعارف کرایا جائے۔ ہر مسلمان جو کسی بھی محکمہ میں ملازم ہے۔ کسی بھی سوسائٹی میں مقیم ہے۔ کسی بھی ماحول میں مصروف بہ عمل ہے۔ عہد حاضر میں خلفاء راشدین کے احکام و تعلیمات کے فروغ کو زندگی کے نجی معاملوں کو نمٹنے کے ساتھ ساتھ اس مقدس مشن کو ترجیح دیں۔ اسلامی نظام کے عملی نفاذ کی اس سے بڑی کوشش ممکن نہیں۔

ہر مذہبی معاشرتی، سماجی علمی اصلاحی انجمن، مجلس اور جماعت کے جملہ اراکین پر لازم ہے کہ خلفاء راشدین کے ایام ہائے وفات میں حضرات عشرہ تک ان کی شخصیات پر محفلیں قائم کریں۔ اُن کی تعلیمات کے لئے کوشاں رہیں ان کے کارناموں سے نئی نسلوں کو آگاہ کریں۔

اخلاص و للہیت کا تقاضہ ہے کہ خدا کی ہر عنایت کا ہر حال میں شکر گذار رہنا چاہیئے اور تبلیغ دین کے لئے دُنیوی منفعت کی بجائے دینی فائدہ ملحوظ رکھنا چاہیئے ورنہ علم اور علماء کی اس سے بڑی توہین کوئی نہیں۔

لٹریچر کی اشاعت میں حصّہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور ردقادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے ـــــ مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ـــ ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سارا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ۔ ملتان
فون ـــــ 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش۔ کراچی ۳، پاکستان ـ فون ـــ ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

1. الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲
2. الائیڈ بنک آف پاکستان، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3221

چوتھا کل پاکستان گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ

بعنوان: "مرزا غلام احمد قادیانی اور اُس کے کفریہ عقائد"

> اس انعامی مقابلہ میں ابھی تک جو مضامین موصول ہو چکے ہیں۔ احباب کے اصرار پر اب مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ یکم نومبر ۱۹۸۶ء تک بڑھا دی گئی ہے تفصیلات آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

عید میلاد النبی کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام چوتھا کل پاکستان گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ بعنوان مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے کفریہ عقائد منعقد ہو رہا ہے۔ اس انعامی مقابلہ کی تفصیلات اور شرائط درج ذیل ہیں۔

۱. اس کل پاکستان گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ کا عنوان ہے "مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے کفریہ عقائد"

۲. اول پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک گولڈ میڈل، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔

۳. دوئم پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک سلور میڈل، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کیلئے ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔

۴. سوئم پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک کانسی کا میڈل، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔

۵. مقابلہ میں شرکت کرنے والے ہر امیدوار کو ایک خوبصورت تعریفی سند عطا کی جائے گی۔

۶. اس کے علاوہ ۱۰ خصوصی قیمتی انعامات کتابوں کے دیئے جائیں گے۔

۷. مضامین کاغذ کے ایک طرف اور خوشخط تحریر کیے جانے چاہئیں۔

۸. مضمون کم از کم پانچ صفحات اور زیادہ سے زیادہ دس صفحات پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ (کاغذ کا سائز بڑے صفحات پر مشتمل ہو)

۹. مضامین کے آخر میں اپنا مکمل نام بمع ولدیت، ایڈریس، ٹیلیفون نمبر اگر ہو تو بھی ضرور تحریر فرمائیں۔

۱۰. جج صاحبان کا فیصلہ آخری اور قطعی ہو گا جسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔

۱۱. جس مضمون کے لیے کتاب سے مدد لی جائے اس کا اور اس کے مصنف کا نام ضرور تحریر ہونا چاہیئے۔

۱۲. مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ یکم نومبر ۱۹۸۶ء ہے اس کے بعد آنے والے مضامین مقابلہ میں شامل نہ ہوں گے۔

۱۳. مضمون بھیجنے والے ہر امیدوار کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مضمون کے ہمراہ سند اور لٹریچر کے ڈاک خرچ کیلئے دو روپے کے ڈاک ٹکٹ ضرور ارسال فرمائیں۔

۱۴. نتائج کی اطلاع بذریعہ سرکلر ہر امیدوار علاوہ ازیں ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی دی جائے گی۔

۱۵. تقریب تقسیم انعامات دسمبر ۱۹۸۶ء ننکانہ صاحب میں منعقد ہو گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ

آپ کا بھائی: محمد حسین علوی

؎ صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لیے

پتہ: ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نسیم منزل ریلوے روڈ ننکانہ صاحب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ: فون ۱۲۹